

فہرست درختان مندرج کتاب ہذا

نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی غیر	نام اشجار بزبان ہندی	نمبر شمار
Mango (<i>Mangifera Indica</i>)	آم (انجیر)	۱
Stakeite apple	ولایتی امرا	۲
Hog Plum	امرا دیسی	۳
<i>Bilighia lapida</i>	اکلی	۴
Lichee	لیچو	۵
Langan	آتش پھل	۶
Ram bouton	رامبوٹان	۷
<i>Pierardia lapida</i>	لکھوا	۸
<i>Ziziphus juguka</i>	بیر	۹
Peach	شفتالو	۱۰
Nectarine	نکٹرائن	۱۱
Apricot	اپریکٹ زرد آلو	۱۲
<i>Prunus Domestica</i>	آلوچہ	۱۳
Bokhara Plum	آلو بخارا	۱۴
Green fage	گرین گج	۱۵
Cherry	چیری	۱۶
Quince	ہی	۱۷
Apple	سیب	۱۸
Pear	ناخشپاتی	۱۹

نام انگریزی و لاطینی وغیرہ	نام شجرات زبان اردو و ہندی وغیرہ	نمبر شجرہ
<i>Eriobotrya japonica</i>	لوکاٹ	۲۱
hammee apple	مامی اپل	۲۲
nanasteen	منگاسٹین	۲۳
Cowa nanasteen	کوا منگاسٹین	۲۴
<i>Xanthochymus pictorius</i>	تول	۲۵
<i>Calysaccian Longifolium</i>	دندی	۲۶
Star apple	اسٹار اپل	۲۷
hammee sapota	مامی سپاٹو	۲۸
Sapota	سپاٹو	۲۹
himusop	کھرنی	۳۰
Date Plum	دلائی گابھ	۳۱
Oranges	کولا وغیرہ	۳۲
Pamelo	ماہتابی	۳۳
Lime, Lemon & Citron	لیمون	۳۴
Custard apple	شریفا	۳۵
Bullock's Heart	رام پھل	۳۶
Saur sop	دلائی نونا	۳۷
Cheri moyer	چیری مایر	۳۸
<i>Grewia Asiatica</i>	فال	۳۹
Guana	امروہ	۴۰

نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نمبر شمار
Brazil cherry	چیری برازل	۴۱
Syzygium jambolanum	جامن	۴۲
Rose apple	گلاب جامن	۴۳
Malay apple	ملاکا امروں	۴۴
Jambosa Alba	جمروں سفید	۴۵
Jambosa Aquia	لال جمروں	۴۶
Wampee	وامپی	۴۷
Triphasia Tripholiata.	چینا نارنگا	۴۸
Wood apple	کٹھن بیل	۴۹
Aegle Marmelos	بیل	۵۰
Jack fruit	کٹھن	۵۱
Bread Tree.	برڈ فروٹ	۵۲
Monkey Jack	دی پھل	۵۳
Bread nut	برڈ نٹ	۵۴
Mulberry	توت	۵۵
Fig	انجیر	۵۶
Ficus Glomerata	گولر	۵۷
Pomegranate	انار	۵۸
Olive	زیتون	۵۹
Almond	بادام	۶۰

نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ	نام شجر بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نمبر شجر
Indian Almond	دبئی بادام	۶۱
Pako	پاکو	۶۲
China chestnut	چینا چسٹنٹ	۶۳
Indian Walnut	اخروٹ ہندی	۶۴
Chinese chestnut	چسٹنٹ چینی	۶۵
Spanish chestnut	چسٹنٹ اسپینی	۶۶
Walnut	اخروٹ ولایتی	۶۷
Pistachio nut	پستہ	۶۸
Cashew nut	اجلی بادام	۶۹
Bushania latifolia	بوکینیا لٹیفولیا	۷۰
Glaxietti chestnut	اوٹا ایٹ چسٹنٹ	۷۱
Moretan Bay chestnut	چسٹنٹ خلیج ماریٹین	۷۲
Brazil nut	اخروٹ برازیل	۷۳
Dillenia speciosa	چٹا	۷۴
Panusalla Plum	پنیال	۷۵
Flacourtia Inermis	ٹومی ٹومی	۷۶
Anerrhoa corimbola	کمرخ	۷۷
Chinese Xumzinga	کمرخ چینی	۷۸
Blimbing	بلیمبی	۷۹
Artocarpus La Koocha	ٹرین	۸۰

نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی و غیره	نام اشجار بزبان اردو و ہندی و غیره	نمبر
<i>Tamarind</i>	املی	۸۱
<i>Monkey Bread</i>	دلائی املی	۸۲
<i>Cinet Cat fruit</i>	دریان	۸۳
<i>Carissa Carandas</i>	کلوندا	۸۴
<i>Chinese Caranda</i>	کلوندا چینی	۸۵
<i>Netal Plum</i>	کلوندا نیٹل	۸۶
<i>Embblica officianalis</i>	آملہ	۸۷
<i>Clakeite gooseberry</i>	نرنگل	۸۸
<i>Myrobalan</i>	ہرکلان	۸۹
<i>Simasops Elenqi</i>	موسری	۹۰
<i>Nauclea Orientalis</i>	کدم	۹۱
<i>Fan Palm</i>	تار	۹۲
<i>Indian date Plum</i>	کھجور	۹۳
<i>Arabian date Palm</i>	خرما و پتھجور	۹۴
<i>Cocra nut</i>	ناریل (ناجیل)	۹۵
<i>Betel nut</i>	دلی سپاری	۹۶
<i>Papaw</i>	پپیا	۹۷
<i>Wild Cline</i>	زیتون صحرائی	۹۸
<i>Lansium Domestica</i>	لیکٹ	۹۹
<i>Alligator Pear</i>	ایلگٹیر پیر (ننگ ناشپاتی)	۱۰۰

نمبر شمار	نام شجره زبان دو هنر	نام شجره زبان انگریزی و لاطینی و غیره
۱۰۱	کوکوا پلم	Cocoa Plum
۱۰۲	پرکلی پیر (ناشپاتی خارشپ)	Prickly Pear
۱۰۳	ووا آوانگا	Voa Vanga
۱۰۴	الدر	Elder
۱۰۵	انگور ساحلی	Seaside grape
۱۰۶	چیری باربڈوز	Barbadoes Cherry
نجوم		
۱	انناس	Pine apple
۲	غلاف دار کمو	Peruvian Cherry
۳	کرنٹ	Currants
۴	راسپبری	Raspberry
۵	راسپبری جزیره مارشس	Mauritius Raspberry
۶	راسپبری مائیسور	Mysore Raspberry
۷	استابری	Straw berry
۸	کیرنبری	Cran berry
۹	سنگھاڑا	Water Chestnut
۱۰	کنول گٹا	Lotus
۱۱	فلبرٹ	Filbert
۱۲	چینی بادام	Earth nut
۱۳	نیشکر	Sugar Cane

نمبر شمار	نام شجر بر زبان دو ہندی غیر	نام اشجار بر زبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱۲	کیلہ	Plantain
۱۵	پٹوا	Putwa - Indian Sorrel
۱۶	خربزہ و سردا	Melon
۱۷	بھونٹ جمالی	Cucumis momordica
۱۸	تریز	Water Melon
۱۹	گرائیڈلا	Guanadilla
۲۰	مانٹیرا	Manolira
۲۱	انگور	Grapes

آم (*Mangifera Indica*)

بحث ابنہ شتمل بر فصول

فصل اول در بیان ابنہ

آم - ہندوستان کا مشہور میوہ ہے۔ مگر بعض اور مقاموں میں بھی جہاں کی آب و ہوا کو ہندوستان کی آب و ہوا سے مناسبت ہے پیدا ہوتا ہے۔ اس میوہ سے تمام تعلیم یافتہ اقوام کو اطلاع ہے۔ مگر جو لوگ ایشیا کے مشرقی ملکوں کی طرف نہیں آئے ہیں انھیں اس میوہ کے دیکھنے کا کم اتفاق ہوا ہوگا۔ آم کا درخت مراد پر پہونچ کر بہت بڑا خوش نما اور سایہ دار ہوتا ہے۔ آم کا ذکر شاستر میں آیا ہے۔ ہنود اسکے پتوں کا ہار منہ ہی تقریبوں میں بناتے تھے۔ ہنود کے نزدیک یہ درخت بہت مقدس ہے۔ اون کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر آم کی لکڑی سے اونکی لاش جلائی جائے تو اونکے نزدیک متوفی کا بہت نصیب آتا ایک امر یقینی ہے۔ آم ویسے ہی ہندوستان میں قابل غمت درخت ہے جیسے کھجور اور خرما عربستان میں کھجور کی غمت حدیث نبوی صلعم سے ثابت ہے جیسا کہ فرمایا

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر موعا متکمل الخلل کیا شک ہے کہ جو شے اس قدر نفع بخش ہو کہ رازق مجازی کا حکم رکھتی ہو تو اس کی تعظیم کیونکر ہو سکتی ہے۔ نہ کہ بجائے۔ نہ سہ احساناً اوس باغبان قضا و قدر کے کہ مختلف ملکوں میں مختلف اقسام کے لذیذ میوے پیدا کر کے انسان کے کام و زبان کو لذت گونا گونا گون بخشا ہے۔

واضح ہو کہ آم کا درخت یا تخمی ہوتا ہے یا پیوند (جسے صوبہ بہار میں قلم اور سانا کہتے ہیں) اس ملک میں اچھے تخمی باغ بہت کم ہیں۔ جتنے آم کے شائق ہیں پیوند لگاتے ہیں۔ ایک ترجیح پیوند کو تخمی پر یہ ہے کہ پیوند کا باغ جلد تیار ہوتا ہے اور تخمی کی تیاری میں دیر لگتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ پیوند کی شاخ تیار درخت سے لی جاتی ہے۔ یعنی ایسا درخت جو پھل دیا کرتا ہے ایسی حالت میں شاخ پیوند کو کوئی امر منتظر پھول پھل بیٹے میں نہیں رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے تو اول ہی سال میں پیوند سے پھل لیوے مگر ایسا اس سبب کوئی نہیں کرتا کہ پیوند کے کمزور ہو جانے کا یقین لاحق رہتا ہے یہ کیفیت تخمی درخت کی نہیں ہوتی جب تک درخت جوان نہیں ہو لیتا پھول پھل نہیں دیتا اقل عمر تخمی درخت کے جوان ہونے کی دس برس ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آٹھ برس میں پھول گر حساب پھلنے کا انقضاے دہ سال کے بعد ہے۔ اس مادہ میں تخمی درخت پیوند کے درخت سے کم تر ہے۔ لیکن ایک امر میں افضل بھی ہے وہ یہ کہ پیوند کی عمر بہ اعتبار تخمی کے کم ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تخمی پیوند سے قوی ہوتا ہے۔ مگر عوام کا یہ خیال کہ تخمی شیریں و بے ریشہ و خوش ذائق پیوند کے برابر نہیں ہوتا ہے محض غلط ہے۔ آم کی عمدگی تخمی اور پیوند ہونے پر موقوف نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حاجی پور کا اصل لنگڑا جو تخمی ہے یا مالہ کا اصل فضلی جو تخمی ہے لطافت و عمدگی میں مشہور نہ ہوتا اگر بڑے درخت سے پیوند لیا جاوے تو بڑا پیوند نکلا۔ امتحان کسی ترش ریشہ دار بچہ سے پیوند لیکر جو چاہے دیکھ لے۔

پس مجر و پیوند کا ہونا دلیل عمدگی تصور نہیں ہے۔ اگر آم خود عمدہ ہے تو او کے تخم اور پیوند دونوں میں عمدگی ہوگی بشرطیکہ قواعد کلیہ جو آم کی زراعت سے متعلق ہیں شائق کو ملحوظ رہیں حالات پیوند کے لکھنے کے قبل لازم معلوم ہونا چاہیے کہ خیال تربیت پہلے امور قابلِ عرض تخم کی نسبت حوالہ تسلیم ہوں

فصل دوم بیان ازبہ تخم جسے اس ملک میں بچو کہتے ہیں

تخمی آم کے باغ اس صوبہ بہار میں بلکہ تمام ہندوستان میں بکثرت دیکھے جاتے ہیں لیکن اطراف عظیم آباد وغیرہ کے تخمی درختوں کے پھل تو ایسے بُرے ہوتے ہیں کہ ذائقہ کیا جانا تو درکنار اونکا مصرف ہی معلوم ہوتا ہے کہ اونکے خام پھل توڑ کر یا کھٹائی بنا کر جاوین یا اون کے درخت کا ٹکڑا سطح و بڑا یہ میں کام آوین صوبہ بہار میں گنگا کے جنوبی طرف کے رہنے والے تخمی باغ لگانا گو یا چاہی نہیں۔ بہت کم لوگ ہیں جو کسی قاعدہ کی پابندی کے ساتھ باغ لگاتے ہیں۔ راتسم الحروف نے اس اطراف میں کوئی تخمی باغ ایسا نہیں دیکھا کہ جسکی عمدگی معمولی پیوند باغ کے بھی برابر ہو۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ تخمی درخت کے پھل چھوٹے۔ ریٹہ دار۔ ترش۔ بظلم ہوتے ہیں۔ بلکہ بیشتر ایسے ہوتے ہیں کہ اونکی طرف آم کی نسبت ستم ہی ستم ہے۔ بچو باغ کے لگانے والے بھی اشارۃً اکثر ویسے ہی نا تعلیم یافتہ ہوتے ہیں جیسا کہ اکثر اون کے لگائے ہوئے اثمار ہوتے ہیں۔

لے واضح ہو کہ پردیش اور تربیت کو ترقی اٹھا دین تمام داخل ہو۔ اگر پیوند کی پردیش تربیت میں غفلت لاحق ہو تو چند سال میں بڑا ہو جاتا ہو۔ اکثر پیوند کے باغ بد لحاظی کے باعث خراب ہو گئے ہیں بھلوئیں ترشی آگئی ہو جلدیں مٹی ہو گئی ہیں مقدار کم ہو گیا ہو۔ ریٹہ پیدا ہو گئے ہیں اور طرح طرح کی بیماریاں آگئی ہیں جب بڑ کا یہ حال ہو تو بچو کو کون بوجھتا ہو کر سبب خبر گیری سے پیوند اور بچو دونوں قسم کے آم ترقی کر جاتی ہیں۔ گو اسمیں شک نہیں کہ پیوند کو باعتبار بچو کے خود ترقی کا موقع زیادہ تر حاصل ہو جیسا کہ سابق میں پیوند کے بیان میں درمیان متن تحریر ہو چکا ہے۔

لگانو اے جب تاخم پانے میں لگا دیتے ہیں۔ اس سے اونکو کوئی بحث نہیں کہ کس طرح کے
 ام کا تخم ہے مگر دتخم ہونا چاہئے زمین کا کوئی حصہ لیکر جس طرح چاہا نصب کر دیا اسکی
 کوئی فید نہیں کہ ایک تھالے میں کتنے تخم نصب ہوے یا کس فاصلہ پر درخت لگا گئے۔ اسی
 ایسے گنواروں کے باغوں میں ایک تھالے سے چند درخت نکل کر عشق و بجان کی طرح آپس
 میں لپٹے ہوئے نظر آتے ہیں یا تھوڑی زمین میں بکثرت پتلے پتلے درخت سرو کی طرح
 استادہ دکھائی دیتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ جس طریقہ سے بیج و آم اس ملک میں لگائے
 جاتے ہیں وہ کبھی پسندیدہ نہیں ہے۔ اگر خفی آم بہ طرز ذیل لگائے جاوین تو پیوند سے
 لطافت اور عمدگی میں کم نہوں گو تمام فائدہ جو پیوند سے منج ہو سکتے ہیں چوسے حاصل ہو سکتے
 اگر کسی کو خفی باغ کا شوق ہو تو لازم ہے کہ پہلے عمدہ اقام کے آمون کے تخم
 دستیاب کرے۔ بعد ازاں بقدر ضرورت زمین صاف کر کے اساطرہ یا سانوں کی ابتداء میں
 ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر تخم کو بوئے۔ جب اون تخمون سے امولے نکلیں تو اسی
 حالت میں کہ اون کے پتے سرخ ہوں اونھیں اوکھاڑ کے اوسبقدر ایک دو مری زمین
 میں بجا کر نصب کرے۔ اونھیں وہاں تین ہفتہ چھوڑ دے۔ جب اون کے پتے سبز ہو جائیں
 اور ایسا معلوم ہونے لگے کہ وہاں اونھوں نے جگہ پکڑ لی تو اونھیں بھر اوکھاڑ کر تیسری
 جگہ نصب کرے۔ غرض اختتام کا تک تک چار دفعہ تبدیل مقام کرنا چاہئے۔ بعد ازاں
 سال آئندہ بین سانوں اور گاتک کے درمیان دوبار تبدیل مقام کرنا لازم ہے۔ آخر کار
 (۲) پابندی تو اعد کتاب نہا جس جگہ بطور متقل نصب کرنا منظور ہو نصب کرے

۱۱۱ مثلاً کہ عرصہ میں حسب مراد پھیل دینا جیسا کہ عموماً پیوند دیتا ہے۔

تخم دستیاب کرنے میں کب قدر لحاظ درکار ہے۔ بعض حرفت آب جھین کسی خاص آم کا تخم دینا منظور
 نہیں ہوتا ہے۔ تخم کو جو شش کر کے یا راکر کے یا تخم بد لکر جان چھوڑاتے ہیں۔ یہ سب
 ٹھیک چھی اور کم حوصلگی کی باتیں ہیں۔

اس اہتمام سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ جب درخت بارور ہونگے تو ٹھنڈا اور نکا اصل درخت سے بھی وزن و شیرینیت و ذائقہ و بے ریشگی وغیرہ میں غالب ہوگا۔
 دامن رسہ کہ تبدیل مقام کے زانوں میں سیرابی کا لحاظ ضروری ہے۔ ورنہ درخت کا تلف ہونا قرین قیاس ہے۔ علاوہ اسکے گھاس وغیرہ سے زمین کا پاک رکھنا ضروریات سے ہے۔

فصل سوم در بیان انبیہ پیوند جسکو اس ملک میں قلمی کہتے ہیں
 پیوند کے باغ کار و اچانچا لیس برس کے زیادہ ہو گیا ہے۔ اب جتنے خوشحال شائق ہیں جب آم کا باغ لگاتے ہیں تو بیشتر پیوند ہی کا باغ لگاتے ہیں۔
 پیوند کے باغ کے لئے زیادہ تر توجہ درکار ہے۔ ورنہ کمزور ہونے کے باعث پیوند کے درخت جلد تلف ہو جاتے ہیں۔

ابتداء ہی سے ہر طرح کے اہتمام کی حاجت ہوتی ہے ورنہ حسب مراد درخت پھل نہیں دیتے۔ اچھے درختوں کا سامان کرنا یا پیوند کا خود اپنے انتظام سے تیار کرنا یک قدر تردد و طلب امر ہے۔ اگر کسی باغ یا کارخانے پیوند کا درخت مل گیا ہو تو ضرور ہے کہ اس کے حسن و قبح پر لحاظ کیا جاوے۔ علاوہ اسکے کہ درخت فصلی یا غیر فصلی کا پیوند ہے اس بات کو دیکھ لینا چاہئے کہ پیوند قاعدے سے تیار ہوا ہے یا نہیں۔ اب تو نہیں ہے کہ تخمی حصہ کمزور یا بجا رہے۔ اکثر بیجوں کی خرابی سے پیوند نقصان ہو جاتا ہے یا یہ کہ پیوندی حصہ میں کسی قسم کا مرض جسکا بیان آئندہ آئینہ لائق تو نہیں ہے۔ اگر کسی قسم کا مرض لاحق ہے تو حتیٰ الوسع ایسے درخت کو نصب نہ کرے بلکہ ہر درخت جس میں کہ کسی قسم کی کمزوری یا خرابی لاحق ہو تو اس کے نصب کرنے سے احتراز کرے ورنہ بربادی محنت کا خوف ہے۔ اگر خود پیوند تیار کرنے کا خواہان ہو تو چاہئے کہ پہلے بیجوں کے درخت اوسے قاعدے سے تیار کرے جیسا کہ

تختی آم کے تیار کرنے میں مذکور ہو چکا ہے اور بعد ازاں جب دو سال کا بیج ہو چکے تب اسٹھ کے ٹھینے میں جس درخت سے چاہے پیوند لگائے۔ آسن تک پیوند کے درخت تیار ہو جائیگے۔ پروردہ بیج کے درخت جو ہمیشہ سیراب رہے ہیں اون میں اس قدر صلاحیت رہتی ہے کہ اگر معقول پیوند کی بندش ہو اور سیرابی مناسب ہو کرے تو اندر پندرہ اور پچیس روز کے پیوند کے درخت تیار ہو جاسکتے ہیں لیکن اس میں شرط یہ بھی ہے کہ جس درخت سے پیوند لینا ہے وہ درخت بھی جوان ہو اور پہلے سے خوب سیراب ہوتا رہا ہو۔ اور نیز وقت پیوند باندھنے کے آخر میں اسٹھ کا بیج غیر تختی آم کے درخت تیار کرنے کا دو طریقہ ہے۔ ایک بذریعہ پیوند کے یعنی بیج کی شاخ کو اس درخت کی شاخ سے وصل کرنے سے جس سے پیوند لینا ہے۔ اور یہ عام طور صوبہ بہار و اطراف لکھنؤ و سرخ آباد و ملیح آباد و سہارنپور وغیرہ کے پیوند لینے لگے۔ دوسرا طریقہ بذریعہ اسٹھ کے ہے جیسا کہ لیچو و لیمون وغیرہ کی شاخوں سے درخت تیار کرتے ہیں۔ اس اطراف میں آم کی شاخ میں اٹا باندھنے کا رواج دیکھا نہیں جاتا ہے مگر بنگالہ میں اس ترکیب سے بھی آم کے درخت تیار کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ پیوند باندھنے کا یہ قاعدہ ہے کہ جب بیج کے درخت تیار ہو چکے ہیں اور میں اسٹھ کا آیا اور ایک اچھا بانی ہو چکا تب بیج کی قوت و جسمانیات کا اندازہ کر کے اس درخت کی (جس سے پیوند لینا ہے) ایسی شاخ سے جسکو قوت و جسمانیات میں بیج کی قوت و جسمانیات کے ساتھ مناسبت ہو وصل کرنا چاہئے اور وصل کرنے کا یہ طرز ہے کہ تیز چاقو سے پہلے بیج کے تنے کو جس مقام پر وصل کرنا منظور ہے نصف چھیلے ہیں اور بعد ازاں درخت کی شاخ کو نصف چھیل ڈالتے ہیں پھر فوراً دونوں کو ایک دوسرے سے وصل کر کے مضبوط رسن سے خوب کسر باندھتے ہیں یہ دونوں

لے دیکھو نقشہ آلات باغبانی کو جسکا ذکر آچکا ہے۔

شاخین کچھ زمانے کے بعد ایسی وصل ہو جاتی ہیں کہ چھوڑانے سے بھی نہیں چھوٹی ہیں
 اگر وصل بطور خط مستقیم ہوا ہے تو پیوند ضرور قوی ہوگا۔ اور تھوڑے عرصہ میں
 قوت کے ساتھ بڑھ چلے گا۔ لیکن اگر بسبیل تقاطع یا نامہوار طور پر وصل ہوا ہے
 تو اول تو خود دیر میں شاخین وصل قبول کر نیگی۔ دوم یہ کہ اگر وصل قبول کر بن بھی تو
 پیوند قوی نہ ہوگا بلکہ قرینہ غالب یہی ہے کہ تھوڑے عرصہ میں خشک ہو جائیگا۔ نہ سرا
 کی شدت برداشت کر سکے گا نہ مدت گر ماکامتحل ہو سکیگا۔

یہ دونوں تصویریں ذیل میں صحیح اور غلط وصل سے خبر دیتی ہیں۔



ا۔ وصل صحیح

ب۔ وصل غلط بسبیل تقاطع

اساڑھ کے نینے میں آم کے درخون میں شیرہ بطور گوند کے بہت ہوتا ہی اسلئے
اس زمانہ کا وصل قوی ہوتا ہے۔ سانون اور بھاؤن میں بھی پیوند باندھتے ہیں مگر
تجربہ کے رو سے اساڑھ کا مینا مناسب تر ہے۔ یوں تو بضرورت راقم الحروف
بنے کا تک میں بھی پیوند لگائے ہیں اور بھاؤن تک اوتار لئے ہیں لیکن غیر موسم کے وصل
و پیوند میں سیرابی وغیرہ کا تردد زیادہ ہوتا ہے اور غیر موسم کا پیوند اساڑھ کے پیوند کے برابر
قوی نہیں اوترتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جب پیوند کے واسطے بیجو اور درخت قدیم کی شاخیں تراشی جاویں
تو بیجو کے تراشے جانے کے مقام کو لحاظ کے ساتھ تجویز کرنا چاہئے۔ وصل کا مقام نہ ایسا
اچھے قرار پادے کہ گویا بیجو کا سر ہونہ یہ کہ بالکل ہی بیجو کا اسفل حصہ ہو۔ بیجو کا درمیانی
حصہ پیوند باندھنے کے واسطے بہترین مقام تصور ہے۔ پیوند کے درخت جو حاجی پورا او
جروہ وغیرہ سے آتے ہیں اکثر بے قاعدہ بندھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان مقاموں میں
بیجو کے اس قدر اچھے حصہ میں پیوند لگایا جاتا ہے کہ نہ صرف دیکھنے میں برا معلوم ہوتا ہے
بلکہ پیوند کی کمزوری سے بھی خبر دیتا ہے۔ ایسا پیوند تیز ہوا میں اکثر ٹوٹ جاتا ہے۔
بخلاف اسکے اطراف بھاگلپور، کلکتہ اور کھنؤ کے پیوند پابندی اصول کے ساتھ تیار
کئے جاتے ہیں اور ضائع کم ہوتے ہیں۔ لیکن خاص اس شہر بٹنہ کے پیوند تو ایسے خرافا
اور مہمل ہوتے ہیں کہ اونکا خرید کرنا ہی ایک امر لغو ہے۔ یہاں کے اکثر باغبانوں کو
اس سے کوئی مطلب نہیں ہوتا کہ بیجو شاخ قدیم سے آیا قوی ہے یا کمزور ہے جیسی شاخ بائی
وصل کر دی نہ پیوند کی راست قاتنی کا کچھ خیال نہ ترکیب وصل پر کسی طرح کی توجہ۔
جب بیجو کا تنہ اور درخت قدیم کی شاخ وصل کر کے باندھی جاچکے۔ تو لازم ہے کہ تمام
مقام وصل کو کیلے کے پتے سے لپیٹ دیں تاکہ بنظر دریافت کھولکر موضع پیوند کو دیکھ
کر پیوند و براہ ہے یا نہیں یا یہ کہ تیار ہو کر شاخ درخت قدیم سے جدا ہونے کے قابل

ہوا ہے یا نہیں جب معلوم ہو کہ وصل کامل طور سے ہو گیا ہے اور اگر اس طرح میں پیوند
باندھا گیا ہے اور آسن کا زمانہ آپہنچا تو پہلے نیز چاکو سے خفیف زخم درخت قدیم
کی شاخ میں مقام وصل کے اسفل حد سے کچھ نیچے دینا چاہئے پھر بعد دو ہفتہ کے
اوسے مقام پر کچھ اور بھی اس قدر تراشنا چاہئے کہ گویا درخت قدیم کی نصف شاخ
کٹ جاوے۔ پھر ہفتہ یا عشرہ کے بعد پورے طور سے قطع کر کے جائے مناسب میں
پیوند کے درخت کو رکھنا چاہئے۔ اس ترکیب کا پیوند کم ضائع ہوتا ہے۔ لیکن اگر آسن کا
میں پیوند باندھا گیا ہو تو ایام سرما کی شدت کے زمانے میں خاص کر اس وقت میں کہ
جب پچھوا ہوا چلتی ہے زخم نہیں لگانا چاہئے نہ تراشنا چاہئے اس وجہ سے کہ بیشتر
کی تلغابت سرد ہوتی ہے۔ نئے تراشنے ہوئے پیوند کے درخت اکثر خشک ہو جاتے ہیں
اکثر ناخبر بہ کار اس امر کا خیال نہیں کرتے ہیں اور دھوکھا کھاتے ہیں۔

جب ایسے قدیم درختوں کی شاخیں جن سے قلم لینا ہے ایسے ہوتے ہیں کہ زمین پر
لوٹتے ہیں تو پیوند کے بندھنے میں آسانی ہوتی ہے اور ہوا سے تیز کے صدمے سے پیوند
امن میں رہتے ہیں ایسی صورت میں بچو کے درخت یا گلد میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں یا زمین
میں نصب رہتے ہیں۔ اگر گلد میں بچو رکھے گئے ہوں تو قبل پیوند باندھنے کے دیکھ لینا چاہئے
کہ بچو کے درخت گلدوں میں جگہ کر چکے ہیں یا نہیں اور اگر بچو زمین میں نصب کئے گئے ہوں
تو بھی تحقیق کر لینا چاہئے کہ زمین پکڑ چکے ہیں یا نہیں۔ پیوند باندھنے کے قبل اس بات کا
دریافت کر لینا ضروریات سے ہے کہ سوا سطے کہ اگر بچو میں کسی قسم کی خرابی رہی ہو جس سے
بچو کے تلف ہونے کا گمان ہو گا تو پیوند کے بھی خراب ہونے کا گمان یقینی ہے لیکن
اوس حالت میں کہ قدیم درختوں کی شاخیں زمین سے ملی نہیں ہوتی ہیں پیوند لگانے
کے لئے مچان باندھنے کی حاجت ہوتی ہے۔ لازم ہے کہ مچان نہایت مضبوط باندھا جاوے
و جب مچان باندھا جا چکے تب جس قدر گیلے او سپر لیجنا ہو لیجا کر ایک ہفتہ چھوڑ دے

اس سے غرض یہ ہے کہ جس قدر مچان کو دبنا ہو گا گلون کے وزن سے دب جائیگا۔
 اور بعد ازاں جب پیوند باندھے جائینگے تو نہیں دبنے کے باعث قدیم درخت کی شاخیں
 اپنی حالت پر رہیں گی اور اسوجہ سے ٹوٹ جانے سے محفوظ رہیں گی۔ جب مچان نہیں
 باندھنا ہو اور درخت قدیم کی ادبھی شاخوں سے پیوند لینا ہو تو کبھی موقع سے گلے
 کو درخت قدیم کے کسی شاخ سے باندھ کر پیوند کا سامان کرتے ہیں یا موخبر کے ذریعہ
 سے پیوند اتارتے ہیں موخبر عبارت ہے بچہ کو گلے کے عوض گھاس میں باندھ کر
 رکھنے سے۔ لیکن یاد رہے کہ جب موخبر کے ذریعہ سے پیوند لینا ہو تو ضرور ہے کہ ابتدا
 ایام برشکال میں پیوند لگا دیں تاکہ پیوند جلد تیار ہو جاوے ورنہ دیر ہونے سے موخبر
 کے مٹ جانے کا خوف ہے۔ جسکی وجہ سے بچہ کے صنایع ہونے کا یقین ہے اور جب
 بچہ صنایع ہوا تو پیوند کا حسب ارادہ ترنا معلوم۔

بحث امور کلیہ جو تخمی اور پیوندی و نون طرح کے آمون تعلق رکھتے ہیں

اس بحث میں چند فصلیں ہیں جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔
 واضح رہے کہ قبل میں آم کی تقسیم تخمی اور پیوندی ہونے کے اعتبار سے ہوئی ہے
 اور جو امور خاصہ کہ دونوں سے جدا جدا تعلق رکھتے ہیں عرض کئے جا چکے۔ اب
 ان امور عامہ کا بیان پیش ہوتا ہے جو دونوں سے یکساں تعلق رکھتے ہیں۔

فصل اول اقسام انہ کے بیان میں

دنیا میں تخمی آمون کی جنسی قسمیں ہیں اوسبقہ آمون کا پیوند ہونا بھی ممکن ہے
 تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آم کی ہزاروں قسمیں ہیں خواہ تخمی ہوں خواہ پیوند۔ تخمی
 درختوں سے پیوند تیار کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ سب تراکیب مختلفہ کے مقدار ثمر و ذائقہ و بویا

دو دیگر صفات میں اکثر پیوند آمون کے ایسا فرق آگیا ہے کہ قدیم تخمی درختوں سے اون کا نسب نامہ ایک دشوار امر معلوم ہوتا ہے۔ اس جگہ پر بہ نظر مثال فہرست انہ پر جو اس فصل کے آخر میں شامل کر دی جاتی ہے۔ اس غرض سے حوالہ کیا جاتا ہے کہ حضرات شائقین اوسکی سیر سے لطف اوٹھائینگے اور جو حضرات ناواقف ہیں اون کو معلوم ہوگا کہ ہر چند اوس فہرست میں تمام اقسام کے آم کا ذکر نہیں ہے تاہم اس قدر اقسام کا ذکر آیا ہے کہ جو ایک جگہ پر اس قدر کم مجتمع ہوتے دیکھے جاتے ہیں۔

راقسم المحروف نے ان اقسام کو سعی بلوغ کے ساتھ دستیاب کیا ہے۔ آخر کچھ تو ایسے ہونگے کہ ارباب شوق کے قابل توجہ نکلیں گے۔ یوں تو آم کی اس قدر قسمیں ہیں کہ اگر ہزار کہئے تو بجا ہے اور دو ہزار کہئے تو بھی کوئی مبالغہ نہیں۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آم کو ترقی و تفریق کے قبول کرنے کی بڑی صلاحیت حاصل ہے۔ یعنی ترکیب کا اثر آم پر بہت ہوتا ہے۔ اگر ترکیب عمدہ ہے تو ترقی منبج ہوتی ہے اور اگر بد ہے تو تفریق ترکیب کے ذریعہ سے ثمر کا وزن بڑھ سکتا ہے۔ پوست باریک یا گندہ ہو سکتا ہے۔ و من قبیل ذلک طرح طرح کے انقلابات پیدا ہو سکتے ہیں۔ انقلاب پیدا ہونے کی یہ حالت ہے کہ مثلاً اگر ایک پیوندی آم کا تخم لیکر بوئے تویہ درخت مقدار ذائقہ وغیرہ میں اوس پیوندی درخت کے پھل سے عمدہ طور کا پھل پیدا کرے گا۔ اور جب اس تخمی درخت سے پیوند لیجئے تو اس پیوند کا پھل پہلے پیوند کے پھل سے بالکل جدا ہوگا۔ اگر مناسبت ہوگی تو جلد تمیز میں نہیں آئیگی بلکہ ہر شخص ان دونوں پیوند کے پھل کو بعد ملا خطہ کے دو قسم کے آم خیال کرے گا یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دونوں ایک ذات ہیں۔ حالانکہ دوسرا پیوند اپنا دابا پہلے پیوند کے نسل سے ہے اور صرف دو کرسی کا فرق رکھتا ہے۔ لیکن یہ فرق بین کبھی نہ ہوتا اگر اول پیوند اور دوم پیوند کے درمیان میں تخمی درخت حاصل نہ ہوتا۔ اس درمیان بیجو کے سبب سے ایک

قسم خاص پیوند کی پیدا ہوگی۔ اس مثال سے معلوم ہو گا کہ جب انقلاب قبول کرنے کی ایسی وسیع صلاحیت آم کو حاصل ہے تو آمون کا نصب نامہ درست کرنا بھی ایک دشوار امر ہے خاص کر اس حالت میں جب کہ اکثر ایکب انسانی کے علاوہ اختلاف آب و ہوا و تقاضاے دیار و امصار کے اثر پر خیال دوڑاے۔

صوبہ بہار میں مالدار اور بمبئی و مشہور و مطبوع عام کی قسمیں ہیں بلاشبہ یہ دونوں قسمیں صورت میں ممتاز اور عمدگی سے خالی نہیں ہیں۔ بڑی عمدگی ان کی یہ ہے کہ کثرت سے اس دیار میں یہ دونوں قسمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اور اس وجہ سے تمامی امرا اور اکثر عہدہ دار بھی ان کے ذائقہ اور لطف سے اطلاع رکھتے ہیں بخلاف اور اقسام عمدہ کے کہ غیر معروف ہونے کے باعث کمتر اس دیار کے باغون میں دیکھے جاتے ہیں۔

فہرست انبہ

نمبر شمار	نام انبہ	ذرائع پختہ	نام و زمین	کیفیت
۱	میٹھو انپورہ	کرمار	جیٹھ	نہایت عمدہ ایسا میٹھو کم دیکھا جاتا ہے
۲	میٹھو حاجی پور	کرمار	جیٹھ	مشہور و مطبوع و عمدہ آم ہے
۳	سلطان پسند	کرمار	جیٹھ	نہایت خوبصورت۔ بویا آم ہے
۴	زرد وانا پور	کرمار	جیٹھ	خوش ذائقہ خوش رنگ۔ بے ریشہ۔ بویا ممتاز آم ہے
۵	جیٹھو اسید پور	کرمار	جیٹھ	نہایت شیریں خوش مزہ اور بے ریشہ
۶	جیٹھو حاجی پور	کرمار	جیٹھ	ایضاً
۷	گوپال بھوگ	کرمار	جیٹھ	خوبش مزہ
۸	بمبئی زرد وانا صاحب	کرمار	جیٹھ	نہایت شیریں خوش مزہ اور تمام اقسام کی ہمتی ہوتی ہے

نمبر شمار	نام انبہ	قسم	نام و کیفیت
۹	بمبئی زرد آمیز	مار	نہایت شیرین جیسے عموماً بمبئی ہوتا ہے
۱۰	بمبئی سبز	مار	"
۱۱	بمبئی کو دیا	مار	"
۱۲	بمبئی نمبر ۱	مار	نہایت شیرین خوش مزہ سوا سے
۱۳	بمبئی خرد	مار	بمبئی زرد ماواں صاحب کے اقسام بمبئی عمدہ
۱۴	بمبئی سیاہ کلان	مار	مثلاً دیگر اقسام بمبئی
۱۵	رنتر	مار	ممتاز بمبئی ہے
۱۶	تونوا	مار	نہایت خوش رنگ خوش مزہ بے ریشہ
۱۷	باجھنوان	مار	ہلکی شیرینیت کے ساتھ خوش مزہ خوش رنگ
۱۸	چکچکیا	مار	بے ریشہ
۱۹	شیر انبہ	مار	شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۲۰	گنڈاگر	مار	اعلیٰ درجہ کی بمبئی کی طرح عمدہ بہت کچھ قابل ہے
۲۱	بران کولا	مار	نہایت بڑی ریشہ بنایت شیرین خوش مزہ
۲۲	چینی شکر گول	مار	بہت کچھ قابل توجہ
۲۳	چینی شکر چٹا	مار	بے ریشہ شیرین خوش مزہ
۲۴	بیل خاص	مار	بہت کچھ قابل توجہ
۲۵	بنسی گھوس	مار	بے ریشہ شیرین خوش مزہ

نمبر شمار	نام انبہ	وزن تخمیناً	نام و کمین	کیفیت
۲۶	در اسس	۵ مار	اسارٹھ	نہایت بڑا ریشہ۔ لذیذ شیرین بہت قابل توجہ
۲۷	کوچر	۵ مار	"	بے ریشہ۔ لذیذ۔ شیرین
۲۸	امام پسند	۵ مار	"	نہایت بڑا ریشہ نہایت شیرین۔ خوش مزہ بہت قابل توجہ
۲۹	آشوکرجی	۵ مار	"	شیرین۔ بے ریشہ۔ خوش مزہ
۳۰	سند شاہ	۵ مار	"	ایک قسم کا سیند و ربہ سی و کلف کا مطبوخ نہیں
۳۱	سیندوریہ قاضی صاحب	۵ مار	"	بڑا ریشہ شیرین۔ لذیذ خوش رنگ۔ قابل توجہ
۳۲	غریب نواز	۵ مار	"	ایک قسم کا بمبئی ہے۔
۳۳	سکڑیا	۵ مار	"	حالت خامی میں کیسے شیرین ہوتا ہے
۳۴	پیری	۵ مار	"	نہایت بے ریشہ لذیذ قابل توجہ
۳۵	نیرورنجی	۵ مار	"	بے ریشہ۔ لذیذ۔ شیرین۔ قابل توجہ
۳۶	بند راجی	۵ مار	"	شیرین۔ خوش مزہ مطبوع
۳۷	بیدیم	۵ مار	"	شیرین خوش مزہ مطبوع۔ دخت اسکا بٹھا بہت قد ہوتا ہے۔
۳۸	کچی میٹھا	۵ مار	"	نہایت شیرین۔ بڑا ریشہ خوش مزہ حالت خامی میں بھی میٹھا ہوتا ہے۔
۳۹	مرشد آباد	۵ مار	"	شیرین بے ریشہ۔ خوش مزہ قابل توجہ
۴۰	گوآ	۵ مار	"	شیرین نہایت بڑا ریشہ مغز بستہ و خشک عرق کا نام نہیں۔
۴۱	کالا پھاٹ	۵ مار	"	فخر شد آباد ہی بہت کچھ قابل توجہ ہے۔

نمبر شمار	نام ابنہ	درجہ پختہ	نام و کتب	کیفیت
۴۲	کپاٹ بھانگا	مار	اسٹار	بہت شیریں۔ بڑی ریشہ خوش مزہ۔ عمدہ ام
۴۳	کشن بھوگ	مار	"	بہت شیریں۔ بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۴۴	گلاب گند	کرمار	"	شیریں خوش مزہ بے ریشہ۔ بویا۔
۴۵	نواب پسند	کرمار	"	ہلکی شیرینیت کے ساتھ خوش مزہ بے ریشہ
۴۶	الفاز (Alphonse)	مار	"	نہایت بڑی ریشہ بغایت شیریں خوش مزہ لاجوا نہایت قابل توجہ
۴۷	آرجمہ نات (Arjuma Nat)	مار	"	عمدہ قابل توجہ
۴۸	کھر ساپاٹ کلان	مار	"	بعد الفاز کے ایک درجہ ہی بہت کچھ قابل توجہ ہے۔
۴۹	کھر ساپاٹ خرد	کرمار	"	"
۵۰	گلاب خاص	مار	"	نہایت خوش رنگ بہت شیریں مگر الفاز
۵۱	سفیدہ ککنو	کرمار	"	اور کھر ساپاٹ کی برابر بے ریشگی میں نہیں
۵۲	دودہ مونگیر	مار	"	نہایت خوش مزہ مشہور و معروف یا روٹھا
۵۳	سویا فرخ آبادی	مار	"	نہایت شیریں بغایت بڑی ریشہ رقیق شیرہ سفیدہ سے بھر اصل بہتر
۵۴	سویا نیورہ	مار	"	حرف مرلے کی مصروف کا ہی لیکر غیر لاثمار تھا
۵۵	کھر ساپاٹ دو فصلہ	مار	اسٹار	بہت خوب و بویا کی شیریں خوش مزہ بہت مغزینا
۵۶	ہیم ساگر	مار	اسٹار	دو بار نمز لاتا ہی کھر ساپاٹ فصلی کی طرح اٹھا عمدہ لاتا ہے
		مار	اسٹار	یہ الفاز کے برابر یا اس سے بھی شیریں و بویا لاجوا

نمبر شکاری	نام انبہ	وزن تخمیناً اونس	نام زمین کھیتی	کیفیت
۵۷	زرد آلو	۰.۵ مار	اسارھ	اس آم کا درجہ بھر سا پات وغیرہ کے برابر ہے
۵۸	سرقا	۰.۵ مار	۰	اعلیٰ درجہ کے آمونے سے نہایت قابل توجہ ہے
۵۹	درما	۰.۵ مار	۰	بے ریشہ ہوتا ہے مگر مولف کو چند دن مطبوع نہیں
۶۰	مصریہ ٹیٹ جی	۰.۵ مار	۰	نہایت شیریں بے ریشہ خوش مزہ بہت قابل توجہ
۶۱	مالدہ نیورہ زرد	۰.۵ مار	۰	اسکی عمدگی مشہور خاص و عام ہے۔
۶۲	مالدہ ہماگپور سبزر	۰.۵ مار	۰	۰
۶۳	مالدہ ٹینہ سبزر	۰.۵ مار	۰	۰
۶۴	مالدہ ٹینہ زرد	۰.۵ مار	۰	۰
۶۵	مالدہ نیورہ زرد آلو	۰.۵ مار	۰	۰
۶۶	مالدہ بڑا	۰.۵ مار	۰	تمام اقسام مالدہ سے بزرگ تر
۶۷	مالدہ لالہ	۰.۵ مار	۰	اقسام مالدہ سے عمدہ تر لا جواب آم ہے
۶۸	مالدہ سنگھاپور	۰.۵ مار	۰	مالدہ ٹینہ کی طرح اچھا ہوتا ہے
۶۹	کیلوا محی الدین نگر	۰.۵ مار	۰	شیریں بے ریشہ
۷۰	بیمثال	۰.۵ مار	۰	بے ریشہ مگر صرف مرے کے مصروف کا
۷۱	جائسن (Jaisan)	۰.۵ مار	۰	شیریں خوش مزہ مطبوع
۷۲	انتاسی قاضی صاحب	۰.۵ مار	سانون	مثل معمولی مالدہ کے بے ریشہ شیرینیت کم کی مقدار انتاسی کی طرح بویا۔
۷۳	کلان لکھنؤ	۰.۵ مار	۰	نہایت شیریں خوش مزہ اور بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ شائقین لا جواب آم ہے
۷۴	موجن بھوگ نمبرا	۰.۵ مار	۰	نہایت بے ریشہ شیریں خوش مزہ قابل توجہ

نمبر شکاری	نام انبہ	وزن تخمیناً	تلمچہ بکین	کیفیت
۷۵	موہن بھوک نمبر ۲	۱۰ مار	سانون	نہایت بڑی ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۷۶	پتیرس (Peter)	- مار	"	مثل الفانزو اور کھر سابات کی نہایت قابل توجہ
۷۷	پاپس	- مار	"	لا جواب
۷۸	بنگلور	- مار	"	بغایت قابل توجہ
۷۹	مہاراج پسند	- مار	"	کوئی لطف خاص نہیں لکھتا ہی مگر مشہور خلاق ہو رہا ہے کافور کی طرح بو یا ہوتا ہے۔
۸۰	شاہ جنگ نمبر ۱	۱۰ مار	"	خوش مزہ۔ بے ریشہ۔ شیرین۔
۸۱	شاہ جنگ نمبر ۲	۱۰ مار	"	"
۸۲	دامودر	- مار	از سانو تا پہا	مالدہ سے شیرینیت میں کم مگر کثیر الا شمار
۸۳	کشن بھوک	- مار	سانون	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ
۸۴	بانکا	۱۰ مار	از سانو تا پہا	نہایت خوش رنگ نہایت خوش مزہ شیرین بڑی ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۸۵	دوار کا نمبر ۱	۱۰ مار	سانون	نہایت بڑی ریشہ خوش مزہ شیرین قابل توجہ
۸۶	دوار کا نمبر ۲	۱۰ مار	"	ایضاً
۸۷	جالی بندھا گول	۱۰ مار	"	ایضاً
۸۸	جالی بندھا لانا	۱۰ مار	"	ایضاً
۸۹	سپیا	۱۰ مار	"	نہایت بڑی ریشہ خوش مزہ بغایت شیرین نہایت قابل توجہ
۹۰	شریف جنگ	۱۰ مار	"	"
۹۱	زرد آلو آره	- مار	"	شیرین بے ریشہ خوش مزہ
۹۲	لنگڑا حاجی پور	۱۰ مار	"	نہایت بڑی ریشہ لذیذ شیرین لا جواب آم ہو پت اگلے درجہ کے آٹو سے ہے

نمبر شمار	نام انہ	وزن تخمیناً	تاریخ جمعی	کیفیت
۹۳	لنگڑا صید پور	۱۰ مار	سانون	نہایت بڑی ریشہ لذیذ شیرین لاجواب کام ہر نہایت اعلیٰ درجہ کے آمون سے ہے
۹۴	شاہ دولہ	۱۰ مار	"	لذیذ شیرین بے ریشہ بہت قابل توجہ
۹۵	کدوا	۱۰ مار	"	صرف مربے کے مصرف کا
۹۶	روشن طباق	۱۱ مار	"	مشہور آم ہے مگر مولف کو مطبوع نہیں
۹۷	کٹھہ اسبی حاجی پور	۱۰ مار	بھادون	بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۹۸	کٹھہ اسبی صید پور	۱۰ مار	"	"
۹۹	لوا جنگ	۱۰ مار	"	نہایت شیرین خوش مزہ بڑی ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۰۰	کلوا بھکاری را	۱۰ مار	"	شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۱	بھدیا لکھنؤ	۱۰ مار	"	نہایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۲	مالدہ بھدیا	۱۰ مار	"	نہایت شیرین خوش مزہ بڑی ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۰۳	مالدہ سیندوریہ	۱۰ مار	"	نہایت خوش رنگ بغایت شیرین خوش مزہ
				بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۰۴	شیرین دہن	۱۰ مار	"	نہایت شیرین خوش مزہ مشہور معروف آم ہے
۱۰۵	لنگڑا	۱۰ مار	"	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ
۱۰۶	کیلوا محبوب	۱۰ مار	"	شیرین بے ریشہ مشہور آم ہے
۱۰۷	خربزدا	۱۰ مار	"	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۸	سٹھو گول	۱۰ مار	"	شیرین بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۹	باغ ڈوگی	۱۰ مار	"	"
۱۱۰	بھدیری نمبر	۱۰ مار	"	نہایت شیرین بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ

نمبر شکاری	نام انبہ	وزن تخمیناً	نام چھپائی	کیفیت
۱۱۱	بہد ری نمبر ۲	۱۰ مار	بھادون	نہایت شیریں بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۲	سوختہ	کرمار	۱۱	نہایت بے ریشہ شیریں خوش مزہ خشک مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۳	پھوٹ	۱۰ مار	۱۱	شیریں نہایت بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۴	لانا بھدیا	۱۰ مار	۱۱	بغایت شیریں نہایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۵	خاتمہ بانجیر	کرمار	۱۱	نہایت بویا نہایت شیریں بے ریشہ عمدہ آم ہے بہت کچھ قابل توجہ ہر شائقین ہے
۱۱۶	شوکل جی کا بھدیا	۱۰ مار	۱۱	شیریں آم ہے
۱۱۷	لالن والا	- کرمار	۱۱	شیریں خوش مزہ قابل توجہ
۱۱۸	کالن والا	- کرمار	۱۱	نہایت شیریں بغایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۹	فجری نمبر ۱	۱۰ مار	۱۱	آمو نکا بلو شاہ ہر اد پرانے سے لا جواب ہوتا ہے
۱۲۰	فجری نمبر ۲	۱۰ مار	۱۱	ایضاً
۱۲۱	فجری نمبر ۳	۱۰ مار	۱۱	ایضاً
۱۲۲	فجری نمبر ۴	۱۰ مار	۱۱	ایضاً
۱۲۳	گول بھدیا	۱۰ مار	۱۱	بے ریشہ شیریں خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۲۴	راٹھی	- مار	آسن	ایضاً
۱۲۵	دودھیہ	- مار	۱۱	نہایت بے ریشہ نہایت خوش مزہ نہایت شیریں فجری کا ہمسر

کیوال میں بلکہ میری دانست میں اس دیار ٹپنہ میں آم کا باغ لگانے کے لئے مناسب ترین زمین گوری مٹی آمیز کیوال سے پسندری زمین اس قسم کی جیسا کہ گنگا پار دیکھی جاتی ہے۔ ٹپنہ کی اطراف میں کم ہے۔ لیکن بعض جگہ ندیوں کے قرب میں پائی جاتی ہے۔ ایسی جگہوں میں آم کے باغ کے جلد تیار ہونے کا زیادہ قرینہ ہے۔ مگر عموماً اس وضع کی نرم اور مرطوب زمین نہیں ملتی ہے۔ ایسی صورت میں گوری مٹی آمیز کیوال کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اس معنی کر کے بھی کہ اگرچہ ایسی زمین میں کس قدر دیر کے ساتھ بالیدہ ہوں مگر درخت شاداب رہتے ہیں اور پھل دیتے ہیں۔ وہ زمین جس میں آم کا درخت بالیدہ نہیں ہوتا بلکہ بیشتر مر جاتا ہے۔ سنگ آمیز ہوتی ہے یا اس میں ٹھکری یعنی پارے سفال کی امیرش کثرت سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ آبادی کے قریب کی زمین دیکھی جاتی ہے۔ ان قسموں کی زمین میں آم کے درخت بالیدہ نہیں ہوتے بخلاف درخت لیمون۔ کولا و ماہتابی کے کہ ان کے واسطے ایسی ہی اراضی درکار ہوتی ہیں۔

تجویرا قسم اراضی کے علاوہ باغ لگانے والے کو لازم ہے کہ موقع اراضی پر بھی خیال کرے۔ یعنی اراضی کے نشیب و فراز کا بھی لحاظ درکار ہے مثلاً اگر زمین اس قدر نشیب ہے کہ ایام بارش میں اس کے نہ آب ہونے کا یقین ہے تو ایسی جگہ میں زمین کے عمدہ ہونے کے ساتھ ہی درخت نصب نہ کرے اس وجہ سے کہ پانی میں ڈوبنے سے بیشتر آم کا درخت ضائع ہو جاتا ہے یا زمین ایسی بلند ہے کہ درختوں کی سیرابی بلند کی کی وجہ سے دشوار ہوگی تو قصد درخت لگانے کا نہ کرے یا یہ کہ اس زمین میں کنواں کھودنے سے پانی نہیں نکلتا ہے۔ اور اس پاس کی زمین کی بھی کیفیت یہی ہے۔ یا کسی خاص وجہ سے سیرابی کی کوئی صورت معقول اس جگہ میں معلوم نہیں ہوتی ہو تو بھی درختوں کے لگانے سے احتراز کرے اس طرح اگر کسی اراضی میں کوئی کہنہ باغ آم کا ہو تو فوراً اسے باغ لگانے کا خیال نہ کرے بعد کاٹے جانے کے جب تک درختان کہنہ کی

جڑوں کے مٹ جانیکا یقین نہ ہو لے باغ تازہ کی آراستگی کا خیال نہیں کرنا چاہئے۔
 نا تجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہیں کہ باغ کہنہ کو کاٹ کر فوراً نئے درخت نصب کر ڈالتے ہیں
 اور پھر درختان نو کی غیر بالیدگی کی شکایت کرتے ہیں۔ باغ لگانے والے کو یہ بھی
 لازم ہے کہ قبل درخت نصب کرنے کے یہ دیکھ لے کہ اراضی تجویز کردہ کی اطراف
 میں کہنہ درخت ہاے سایہ دار تو نہیں ہیں اگر ہوں تو درخت تازہ لگانے کا قصد
 نہ کرے۔ کہنہ درختوں کے سایہ اور جڑوں سے نئے درختوں کو ضرر پہنچتا ہے۔

فصل سوم در بیان اصلاح زمین

ظاہر ہے کہ ناموضوع زمین کو موضوع بنانا آسان کام نہیں ہے۔ سرشت کا بدلنا
 دشوار امر ہے۔ لیکن جہاں تک اصلاح ممکن ہو کرنا چاہئے۔ درخت لگانے کے قبل لازم ہے
 کہ زمین گنتی یا پھوڑوسی خوب کھودی جائے تاکہ گھانس کی جڑیں بالکل اوکھڑ جائیں بعد
 ازاں اہل سے زمین کو خوب جو تنا چاہئے۔ اور بعد جوتنے کے برابر کرنا درکار ہے۔ اس تردد
 سے جتنے خود رو نباتات ہیں سب غائب ہو جائینگے۔ اور جب درخت آم کے نصب ہونگے
 تو پورا تغذیہ زمین سے آم کے درختوں کو نصیب ہوگا۔ جسقدر زمین کوڑھی اور جوتی
 جائیگی اور گھانس جڑ سے نکالی جائیگی او سب قدر آم کے درختوں کو قوت ملیگی ایک قسم
 گھانس کی ہوتی ہے جسے اس ملک میں کتر اکتے ہیں اور شکل ادسکی مثل کاس کے ہوتی جو
 اس گھانس کی جڑ بہت دور تک زمین میں چلی جاتی ہے۔ جس زمین پہ گھانس ہوتی ہے اس
 میں آم کے درخت بالیدہ نہیں ہوتے اور اون کے پتے ہمیشہ زرد ہا کرتے ہیں۔ اس گھانس
 کے دفع کرنے میں کوشش بلیغ درکار ہے۔ جب تک یہ گھانس غائب نہوے لازم ہے
 کہ درخت نصب کرنے سے احتیاط کیجائے۔

جب زمین خشکی زیادہ ہوتی ہے تو اوس میں کہ دسے شیریں دراز کا بونا آم
 نصب کرنے کے قبل بہت مفید ہوتا ہے۔ چند سال اگر کہ دسے شیریں ایسی خشک زمین

میں بویا جائے تو زمین میں آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اصلاح کا یہ انتظار کیا کم مصیبت خیز ہے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ جہاں جہاں پر درخت نصب کرنا منظور ہو وہاں کنواں کے طور پر گڈھے کھود کر اچھی قسم کی مٹی بھری جائے اور بعد ازاں وقت مناسب میں درخت نصب کئے جائیں۔ اس ترکیب کی اس حالت میں بڑی ضرورت ہوتی ہے کہ جب زمین میں سنگریزے یا ٹھکری کا شمول ہو تا ہے۔ ٹھکری ملی ہوئی زمین بیشتر آم کے درخت مر جاتے ہیں اور اگر زندہ بھی رہتے ہیں تو ہمیشہ اونپر مردنی سوار ہوتی ہے۔

۱۰ دربان کھود کر پہلے ترکیب دادہ مٹی بھرنا چاہئے اور تب درخت نصب کئے جائیں۔ اس صورت سے درختوں کا بالیدہ ہونا ممکن ہے۔ بعض حالت میں مجر د خارجی مٹی بھرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ نقل ذیل چشم دید مؤلف کی ہے۔

ایک شائق ذی رتبہ نے ایک ایسی اراضی میں باغ لگایا کہ جس میں سنگریزوں کا شمول کثرت سے تھا۔ درخت نصب کرنے کے بعد درخت خشک ہونے لگے تب اونھوں نے عین گڈھے کنواں کے طور سے کھودوائے اور دور دور سے مٹی منگو کر اون گڈھوں میں بھرے اور پھر درخت نصب کئے۔ اس دفعہ درخت بالیدہ ہونے لگے۔ لیکن چند سال کے بعد پھر خشک ہونے لگے اب معلوم ہوا کہ جب درختوں کی جڑیں بھراؤ مٹی سے نکھر کر ہم مٹی میں پہنچیں تو موت بھی آفا ہوئی تب اس شائق نے سرنو سے گڈھے کھودوائے اور پھر دوسری جگہوں سے مٹی منگو کر اون گڈھوں کو بھرا اور درخت نصب کئے۔ پھر درخت بطور سابق خشک ہوئے۔ مگر شائق صاحب باز نہ آئے اسی طور سے پھر کار بند ہوئے۔ چوتھے ہوتے آخر کار ایک خزان صورت باغ مرتب ہوا۔ لیکن اس کدو کاوش میں تیس سال سے زیادہ گزر گئے اور باغبانی کا سلسلہ تا آخر عمر اون کے فکرماتم رہا۔ انھیں احمد دف جب صاحب باغ سے باغ کی خیریت پوچھتا تھا تو ہمیشہ ہنسنے فرماتے تھے کہ منظور شغل ہے آراستہ باغ نہیں ہے۔ اس قدر سے سنگریزہ آمیز زمین کی صلاحیت کا سوا زخوب ہوتا ہے۔

ایسی زمین میں درخت لگانا ہی فضول ہے۔ کوئے کنڈین دکا ہے برا اور دن کا مضمون
 یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ درخت نصب کرنے کے قبل زمین کی نشیب و فراز
 کو دور کر لینا چاہئے کہ سیرابی کے وقت تر و دلاح نہ ہو اور جریان آب آسانی سے ہو سکے
 جہاں بلندی ہو وہاں سے زمین بقدر ضرورت کا ٹکڑا دو کر کرنا چاہئے اور جہاں نشیب ہو
 جگہ سے اچھی مٹی لا کر بھرنا چاہئے۔

بعض شخص کا یہ تجربہ ہے کہ جس جگہ درخت لگانا ہو وہاں دو تین مہینہ قبل سے
 زمین کھود کر گوبر بوسیدہ بھرنا چاہئے مگر اس زمین میں جہاں دیکھ کی کثرت ہو اس
 طریقہ سے احتیاط لازم ہے۔ اگر زمین مناسب ہے تو خارجی مہلح کی کوئی حاجت
 نہیں صرف کھودنے اور جوتنے سے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اصلاح کامل طور سے
 ہو جاتی ہے

فصل چارم درخت نصب کے نیکے زمانے کے بیان میں

بیشتر اشخاص اس ملک میں اساتھ کے مہینے میں آم کے درخت نصب کرتے ہیں اور
 اس زمانے کو مناسب ترین زمانہ اس کام کے واسطے سمجھتے ہیں۔ لیکن راقم الحروف کے نزدیک بہترین
 زمانہ اس کام کے واسطے کا تکہ لگھن کا زمانہ ہے لیکن چلے کے جاڑے میں آم کا درخت نصب
 نہیں کرنا چاہئے۔ کا تکہ لگھن کے زمانہ کو ترجیح اس وجہ سے ہے کہ برسات نکل جانے کے
 بعد زمین میں ایک مناسب درجہ کی رطوبت رہ جاتی ہے اور گرمی کا اثر بالکل باقی نہیں رہتا
 اسی لئے آئن کا تکہ کے لگائے ہوئے درخت بہ اعمت بار اساتھ کے لگائے ہوئے
 درختوں کے کم خشک ہوتے ہیں۔ لیکن میسا کھ جھیٹھ میں درخت نصب نہیں کرنا چاہئے
 بدین وجہ کہ زمین میں رطوبت بقدر ضرورت باقی نہیں رہتی ہے اسی لئے نصب کرنے
 سے درخت خشک جھ جاتے ہیں۔ پھاگن میں اگر بارش ہو گئی ہو تو بضرورت درخت
 لگانا چند ان مضائقہ نہیں رکھنا۔ مختصر یہ ہے کہ رطوبت کافی کے موجود رہنے کے بغیر

درخت نصب کرنا مناسب نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ پھر آگے بغیر رطوبت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ مگر جیون جیون بارش ہوتی جاتی ہے رطوبت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ کثرت رطوبت بھی آم کے درخت کے واسطے مضر ہے اس واسطے کاکم۔ آگن کا انتظان درخت نصب کرنے کے واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ سب زمانہ سے بہتر زمانہ اس کام کے واسطے کاکم اور آگن کا ہے۔ جسے الوسع اسی زمانہ میں درخت نصب کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی کو یہ سادھ جیٹھ میں کسی جہ کر کے درخت لگانے کی مجبوری ہو جائے تو لازم ہے کہ جس جگہ پر درخت لگانا ہے وہاں درمی کھوکھ اور اس درمی میں ہفتہ روز تک شام کے وقت پانی خوب دیا کرے۔ اس ترکیب سے زمین وہاں کی مزاجاً مرطوب ہو جائیگی تب غروب آفتاب کے وقت اس میں درخت بیٹھا کر پانی دیوے شب بھر کی ٹھنڈک سے درخت شاداب ہوگا اور آئندہ دن کی ہوا سے کاٹھل ہو سکے گا۔ پھر شام ہوتے پانی دیوے اور اگر ضرورت دیکھے تو دن کو آفتاب سے بچانے کے لئے اوس پر کسی چیر کا سایہ کر دے اور رات بھر کھلا رکھے کہ شبنم سے تری ہو جائے اس ترکیب سے درخت کے سلامت رہنے کا گمان کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ بے چارے سے درخت کا مر جانا ایک بھنی امر ہے۔

فصل پنجم آم کے درخت نصب کرنے کے بیان میں

جب زمین تیا کی جا چکے تب چاہئے کہ زمین کو پیمائش کر کے درمی کھودیں درمی ایک دوسرے سے چالیس فٹ کے فاصلے سے کم نہ ہو اگر ۵۰ فٹ کے فاصلے پر ہو تو اور بھی بہتر ہے بہر حال یہ بات ملحوظ رہے کہ ایک بیگمہ میں ۲۰ سے زیادہ درخت لگائے نہ پاویں یعنی فی گھمہ ایک درخت اگر بیس سے فی بیگمہ کم پڑیں مثلاً شسترہ لے درمی عبارت اس آگے لکھے سے ہے جس میں درخت نصب کیا جائے۔

یا اٹھارہ تو اور بھی خوب ہی لیکن میں سے زیادہ ہونا مناسب نہیں ہے۔ زیادہ فاصلہ پر درخت نصب ہونے سے درختوں کو بالیدہ ہونیکا موقع ملتا ہے اور پھل بھی حسب ارادہ ہوتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ ہوا اور دھوپ درختوں کی بالیدگی اور حسب ارادہ فروتنی کے واسطے اشد ضروریات سے ہیں۔ جب تک مناسب فاصلہ پر درخت نہیں لگائے جائینگے تب تک اوٹکو ہوا اور دھوپ حسب ارادہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ اکثر نا تجرب کار است در قریب قریب درخت لگاتے ہیں کہ تھوڑے عرصہ میں ایک درخت دوسرے درخت سے ملجاتا ہے اور ایک دوسرے کو دبا کر خراب کرتا ہے۔ اسی لئے اس طرح کا باغ جسمین درخت قریب قریب لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔ حسب ارادہ پھل نہیں دیتا ہے۔ آخر صاحب باغ کو درختوں کو موقع موقع سے کاٹنا ہوتا ہے۔ اکثر اس تراش غراش میں باغ کا باغ بد صورت ہو جاتا ہے اور پروردہ درختوں کے کاٹے جانے کی حسرت دل میں رہ جاتی ہے۔ پس باغ لگانے والے کو فاصلہ مناسب کا ملحوظ رکھنا ضروریات سے ہے ورنہ بالآخر بے پروا کا ٹمر تلخ چکھنا ایک امر ضروری تصور ہے۔

جب دربان کھودی جاچکیں تو لازم ہے کہ زمین خشک رہنے کی حالت میں اوس میں دو تین روز شام کے وقت پانی علی الاضمال دیا جائے تاکہ زمین کی خشکی دفع ہو جائے اور زمین کے تر رہنے کی حالت میں دو تین روز در یون کو بحالت خود چھوڑ دیں کہ زمین کی گرمی نکل جائے اور بھی اگر ضرورت سے زیادہ رطوبت ہو تو بحالت اعتدال پر آجائے بعد ازاں صبح یا شام کے وقت درخت نصب کئے جائیں اگر گرم موسم کی آمد ہو تو شام کو نصب کرنا ضروریات سے ہے۔ وقت درمی کھودی جانے کے لحاظ کرنا چاہئے کہ زمین سخت ہو یا نرم۔ اگر سخت ہے تو پہلے کہین سے نرم مٹی لاکر اوس زمی میں بھریں اور اسی نرم مٹی سے درخت کا تھالہ بناویں۔ کیونکہ مٹی میں جب درخت لگانا ہو تو ضرور دوسری مٹی منگاکر در یون میں ڈالی جائے۔ اور بعد ازاں پھر اوس دوسری مٹی سے تھالہ بنا لیا جائے

اس عمل سے یہ ہوگا کہ ابتدا میں درختوں کو جڑ بکڑنے میں دشواری نہوگی۔ اور جب سیراب کرنا ہوگا تو سیراب کرنے میں آسانی ہوگی۔ آسانی کی وجہ یہ ہے کہ دوسری مٹی گرمیوں کے دن میں کیوال مٹی کی طرح شق نہیں ہو جاتی ہے۔ ہر فصل میں بستہ رہتی ہے جس قدر تھالے میں پانی وقت سیرابی کے پہنچتا ہے تھالے میں قائم رہتا ہے بخلاف کیوال کے کہ گرمیوں کے دن میں شق در شق ہو جاتی ہے۔ اور جس قدر سیراب کیجئے تھالے میں رہنے کے عوض پانی اور مردود ہر یہ موقع طور سے زمین میں سما جاتا ہے اور درخت حسب مراد سیرابی سے محروم رہ جاتے ہیں

دریوں میں درخت بیٹھانے کے وقت یہ امر قابل لحاظ ہے کہ درخت جو گھلون میں ہوں یا مونجہ میں ہوں اور ٹھنڈی اسطور سے نصب کرنا چاہئے کہ اونکی جڑوں کی مٹی بجال خود رہے اکثر جڑوں کی مٹی کے منتشر ہو جانے سے نصب کئے جانے کے بعد درخت خشک ہو جاتے ہیں پس جڑوں کی مٹیوں کا لحاظ ضروری ہے۔ کسی صورت سے جڑوں کی مٹی منتشر ہونے نہ پادے تاکہ درختوں کی جڑوں کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے۔ نصب کرنے کے وقت جڑوں کی مٹی کو نہ نہایت خشک رہنا چاہئے نہ نہایت تر زیادہ خشک ہونے سے منتشر ہو جانے کا خوف رہتا ہے۔ اسی طرح نہایت درجہ کی تری کی حالت میں مٹی کا جڑوں سے علیحدہ ہو جانا قرین قیاس ہے۔ اسی لئے نصب کرنے کے وقت گیلے یا مونجہ کو پانی سے سیراب نہیں کرنا چاہئے۔

فصل ششم درختوں کی تختہ بندی کے بیان میں

واضح ہو کہ درختوں کی تختہ بندی بھی ایک امر لحاظ طلب ہے۔ اور درستگی باغ کے لئے ضروریات سے ہے۔ آمون کے پختہ ہونے کی فصلوں کے اعتبار سے تختہ قائم کرنا چاہئے مثلاً جتنی قسمیں آم کی جڑیں میں پکتی ہیں ایک طرف لگاے جاویں۔ اسی طرح

جو اس طرح سانوں - بھادون - آسن - کانک میں پکتے ہیں انکے تختہ موقع موقع سے علیحدہ علیحدہ تیار کئے جاویں۔ اس ترتیب کے اختیار کرنے میں پھلون کی نگاہداشت کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکتا ہے۔ اکثر نا تجربہ کار بمبئی کے ساتھ والدہ لگاتے ہیں اور پھر اوس میں فحرجی رڑھی۔ کٹکا۔ میر جعفر شاہ شامل کر دیتے ہیں۔ تختہ کا ہیکو ہوا فیکر کچھکوں پر ہکا کہ یہ جو سب کچھ اوس میں ہے۔ اس بے قرینگی کی وجہ سے مختلف فصلوں کے آم کو اکثر بیک وقت توڑ لیتے ہیں۔ جب ایک ہی فصل میں سا نو تیان۔ بعد تیان۔ کٹکا کو توڑ لینا ہے تو مختلف فصلوں کے آم لگانے کی حاجت کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر آم اپنے پختہ ہونے کی فصل میں توڑے جانے سے لطف دکھلا سکتا ہے۔ بہر حال تختہ بندی کا خیال ایک امر ضروری ہے۔ جس شخص کو منظور ہو کہ مختلف فصلوں کے آموں کا لطف اٹھائے او سے لازم ہے کہ تختہ بندی کی طرف پوری توجہ کرے۔ ورنہ پھلون کی نگاہداشت کے انتظام میں دشواری لاحق ہوگی اور بد ترتیبی کا نتیجہ بے لطفی ہے۔

فصل ہفتم تیاری نقشہ رستہ باغ کے بیان میں

جب درخت نصب کئے جا چکین تب باغ کا ایک نقشہ صحیح تیار کرنا چاہئے اور اس نقشہ میں جس مقام پر جو درخت نصب ہوا ہو اس کا نام درج کرنا چاہئے۔ جب ایسا نقشہ تیار رہیگا تو اس حالت میں کہ جب کوئی درخت خشک ہو جائیگا یا کسی درخت کو بد بنا ہوگا تو اس نقشہ کو دیکھ کر نئے درخت کی تجویز کرنے میں آسانی ہوگی۔ مثلاً یہ کہ اگر کوئی درخت خشک ہوا اور یہ امر خیال میں نہیں ہے کہ کون قسم کا درخت خشک ہوا ہے تو نقشہ کو دیکھ کر معلوم ہو جائیگا کہ فلاں قسم کا درخت خشک ہوا ہے۔ پھر اوس خشک شدہ درخت کی جگہ اوس قسم کا نیا درخت لگایا جاسکتا ہے۔ ایسا کرنے سے تختہ بندی میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جس باغ میں سیکڑوں قسم کے آم نصب کئے گئے ہوں

انسان حافظہ پر تکیہ نہیں کر سکتا ہے۔ تحریری کارروائی کے بغیر کام چل نہیں سکتا ہے۔ اکثر باغ لگانے والے باغ کا نقشہ نہیں رکھتے اگر ان سے پوچھئے کہ فلان فلان کون قسم کے درخت ہیں تو اکثر درختوں کو تمیز نہیں کر سکتے۔ جب کوئی درخت خشک ہو جاتا ہے تو لحاظ فصل کے بغیر جس قسم کا درخت ملا خشک شدہ درخت کی جگہ پر نصب کر دیتے ہیں جب باغ پھل دینے لگتا ہے تب یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بھدیان مین اسٹرمی کی آمیزش ہو گئی ہے۔ اسٹرمی مین بھدیان مل گیا ہے اور اس طرح ہر تختہ فقیر کا کجکوں ہو گیا ہے ظاہر ہے کہ بے ترتیبی تختہ بندی کا لطف پیدا نہیں کر سکتی۔ اسیلے لازم ہے کہ اس بے عنوانی سے بچنے کے لئے کی قدر تحریری کارروائی پر عمل ہو۔

جب کوئی نیا درخت نصب کیا جائے تو لازم ہے کہ باغ کے نقشہ میں صحت مقام کو ملحوظ رکھ کر نام اوسکا درج کیا جائے۔ اور ایک مختصر کیفیت اوسکی نسبت نقشہ کے حاشیہ پر بالکل کسی رجسٹر میں حوالہ تسلیم کر دیا جائے۔

تحریری کارروائی کی پابندی سے انسان دھوکھا اڑھا نہیں سکتا ہے۔ اکثر لوگ درختوں میں ان کے نام لکھ کر تختیان آویزان کر دیتے ہیں۔ مگر ان درختوں کے نام اور حالات مسند درج دفتر نہیں کرتے۔ اس بد تدبیری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تختی گم ہو جاتی ہے۔ تو درخت کا نام بھی دفتر نسیان میں داخل ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ جو شخص دس پانچ درخت لگاتا ہے وہ اپنے سینہ کو سفینہ بنا سکتا ہے۔ مگر جان سیکڑوں کا حساب ہو وہ ان تحریری کارروائی کے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے۔

نقشہ کے علاوہ ایک رجسٹر بھی رکھنا چاہئے کہ جس میں درختوں کے نام مع تفصیل حالات مسند درج کئے جاویں اور جیون جیون درخت شمر ہوتے جاویں ان کے کیفیات مسند درج رجسٹر ہونے جاویں۔



فصل ہشتم سیرابی اور کوڑن کے بیان میں

واضح ہو کہ صحت مند ہی اور بالیدگی کے واسطے سیرابی اور کوڑن کے برابر ہی

شے سودمند نہیں ہے۔ آم کے درخت کے واسطے پونا اور پانی درکاسے۔ لونا عبارت ہے
کھڑی سے۔ موقع سے کھڑی اور موقع سے پانی پانا درختوں کے حق میں نہایت فائدہ بخش
متصور ہے۔ سیرابی اور کوڑن کے بغیر نہ درخت بالیدہ ہو سکتے ہیں اور نہ اون میں بی لگی
اور لطافت پیدا ہو سکتی ہے۔ واقعی یہ ہے کہ اگر زمین مناسب ہے تو درختوں کے
بالیدہ کرنے کے واسطے کھڑی اور پانی کے سوا کوئی دوسری شے درکار نہیں ہے اقسام
مصلح اور دیگر ترکیبوں کی ضرورت درحقیقت اسوقت میں ہوتی ہے۔ جب زمین
میں صلاحیت معقول درختوں کے بالیدہ کرنے کی حاصل نہیں رہتی ہے۔

سیرابی مختلف فصلوں میں مختلف انداز سے عمل میں آئے۔ ظاہر ہے کہ سانوں بھاؤں
میں سیرابی کی حاجت نہیں ہوتی ہے۔ برسات مناسب ہونی کی حالت میں آسن۔ کاتک
میں بھی سیرابی کی حاجت نہیں ہوتی۔ انکھن میں ایک بارگی سیرابی کافی ہوتی ہے۔ اسطرح
پوس مانگھ میں بھی دو تین بار کا سینچنا خالی از نفع نہیں ہوتا۔ لیکن بعض حالت میں پٹے
کے جاڑوں میں جب ہو اچھو اچھو چلتی ہے اور بشرطیکہ درخت کم عمر ہوں تو موقع موقع
سے سینچنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ جیسا کہ فصل آئندہ میں مذکور ہوگا۔ بہر حال پھاگن
سے سینچنے کی ضرورت شروع ہوتی ہے۔ اور چیت میں درخت سیرابی کے خاصے محتاج
ہو جاتے ہیں۔ میساکھ جیٹھ اور کبھی اسارٹھ میں سیرابی کی حاجت بہت بڑھ جاتی ہے۔
جیون جیون پیش کو ترقی ہو سیرابی کی طرف زیادہ توجہ رکھنا چاہئے۔ یہی زمانہ درختوں
کے خشک ہونے کا ہے۔ اگر مناسب طور سے گرمی کے مہینوں میں درخت سیراب نہیں
کئے جاویں تو با فصل گریا میں مر جاتے ہیں یا برسات میں مرنے لگتے ہیں۔ اگر زندہ بھی رہے
تو بالیدہ نہیں ہوتے۔ چہر دم مردنی اون پر سوار رہتی ہے۔ اور جوان ہونے پر حسب

مراد شرمین دیتے ہیں۔ ایسے درختوں کی کیفیت اون اطفال سے مناسبت رکھتی ہے جو سبب نہ پالنے شیر مادر کے سیانے ہونے پر بھی ضعیف و ناتوان رہتے ہیں۔

درختوں کی عمر ملحوظ رکھ کر اونھیں سیراب کرنا چاہئے جو بچے درخت ہیں اون کو زیادہ سیراب کرنا چاہئے۔ چیت بیساکھ۔ جیٹھ اور بھی اس اڑھ میں بچے درختوں کو ایک روز در میان دیکر سیرینا چاہئے۔ اور قد شیدہ درختوں کو ہفتہ واری بہترین وقت سیرانی کے لئے صبح یا شام ہے۔ اگر رات کو بعد غروب اور صبح کو قبل طلوع آفتاب کے درخت سینچے جائیں تو اور بھی سیرابی درختوں کو مفید ہوتی ہے مگر گرم وقت میں زینہار درخت کو سیرینا نہیں چاہئے۔ مثلاً دوپہر کو سیرابی سے بالکل تھکے احتراز کرنا چاہئے۔ مختصر یہ ہے کہ جب تک آفتاب کی گرمی تیزی پر ہے تب تک سیرابی کا قصد نہ کرے ورنہ فائدہ کے عوض ضرر مترتب ہوگا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مختلف دیسوں میں مختلف انداز کی سیرابی درکار ہے۔ تقاضے ملک و دیار کو خیال کر کے سیرابی کو عمل میں لانا چاہئے۔ بعض دیار کی زمین بہت مرطوب ہوتی ہے۔ اور آفتاب کی گرمی بھی اوس دیار میں کم محسوس ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اوس قدر سیرابی کی حاجت نہ ہوگی جس قدر کہ ویسے دیار میں کہ جسکی زمین میں بیوست زیادہ اور آفتاب کی گرمی بھی تیز ہوتی ہے۔

سیراب ہونے کے بعد جب درختوں کے تھالے خشک ہونے پر ہوں تب اونھیں کھڑکی سے کھو دنا چاہئے۔ بے بار درخت سینچے جاوین اونہا ہی مرتبہ کوڑے بھی جاوین لیکن اگر ضرورت ہو تو زیادہ کوڑا جانا غیر مناسب ہوگا بلکہ اکثر فصلوں میں سیرابی کے عوض کوڑن ہی درکار ہوگی۔ کوڑن اس طرح ہو کرے کہ تھالوں میں کمین گھانسن باقی نہیں رہے۔ اور جو جالے وغیرہ کہ اوپر سے دکھائی دین دور ہو جاوین۔ علاوہ ایسی کوڑن کے سال میں ایک بار اس طرح سے بھی درختوں کی جڑیں کھولی جاوین کہ اندر کے جالے بالکل دفع

لہ ماہ کا تک میں جڑوں کو کھولنا چاہئے ۱۲

ہو جاوین اور درختوں کی جڑوں میں ہواے خارجی لگ سکے۔ بعد ازاں جڑیں پھس چھپائی جاوین۔ اس ترکیب سے پھل میں بیریشگی آتی ہے۔ اور ایسا نہیں کرنے سے رفتہ رفتہ بیریشہ پھل ریشہ ار ہو جاتے ہیں۔ اسبطر سے سال میں دو بار باغ کی تمام اراضی پھوڑوں سے کھودی جائے کہ خود رو درخت گھانسل موتھا دور دفع ہو جاوین۔ اگر دوبار ممکن نہ ہو تو ایک بار کاتک کے مہینہ میں باغ کے باغ کا پھوڑوں سے کھودا جانا ضروری ہے ایام برشکال کے خود رو نباتات کا دفع ہونا واجبات سے ہے۔ ورنہ درختوں کے نمونین خلل واقع ہوگا۔ مختصر یہ ہے کہ جس قدر اصلاح زمین بطور بالا ہو کرے گی اوس قدر درختوں کو نفع پہونچے گا۔ توجہ مبلغ کے بغیر باغ سے متمتع ہونا ناممکن ہے جو شخص پوری توجہ باغبانی کی طرف نہیں کر سکتا ہے لازم ہے کہ باغ لگانے کا خیال دماغ سے دور کرے اور جس امر کی طرف توجہ رکھتا ہو اوس میں کوشاں ہو بہت سے اشخاص ایسے ہیں جنکو خزان صورت باغ دیکھ کر نفرت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو لازم ہے کہ درختوں کے بددعا سے اپنے کو محفوظ رکھنے کا سامان کریں یعنی یا مناسب طور پر خبر گیریوں یا درختوں کو کاٹ کر لکڑی مارے کے ہاتھ فروخت کر ڈالیں۔

یا بکس یادانہ یا از نفس آزاد کن

فصل نہم استحفاظ درختان نصیبہ کے بیان میں

جب درخت نصیب کئے جاچکین تو سیرالی اور کوڑن کے علاوہ یہ امر بھی درکار ہے کہ جو زمانہ آفات سماوی وارضی درختوں کے برباد ہو جانے کا ہے اوس میں درختوں کی نگہداشت پورے طور سے کرنا چاہئے چلے کے جاڑے کے زمانہ میں درخت پانی سے اکثر مرتے ہیں۔ اوس زمانے میں لازم ہے کہ جس قدر معلوم ہو کہ پیچھو اتیر چل رہی ہے۔ اوسا روز درختوں کو قریب شام کے سینچیں۔ اس موقع کی سیرابی سے یہ فائدہ حاصل

لے دوسری سٹی سے چھپانا چاہئے۔ یعنی وہ مٹی نہیں جو کھود کر جڑوں سے نکالی جائے۔

ہوتا ہے کہ پانی کا اثر درخون پر سیرابی کے ذریعہ سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ ورنہ کچھ چلنے سے جو بالاشب کو پڑتا ہے۔ اکثر درخون کو مار لیتا ہے۔ پس چلنے کے جاڑے کے زمانہ میں جس روز تیز کچھوا چلے تو سمجھنا چاہئے کہ شب کو پالا پڑے گا ایسی حالت میں شام ہی کو درخون کو سیراب کر دینا چاہئے۔

اکثر اشخاص جاڑوں کے دنوں میں پانی کے خوف سے درخون پر سایہ کر دیتے ہیں۔ اس ترکیب سے درخت پالے کے صدر سے بچ تو جاتے ہیں لیکن عیا کھ اور جیٹھ کی گرمی کے تحمل نہیں ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں بھی ان ناز پروردہ درخون کو سایہ کی حاجت ہوتی ہے۔ سیرابی کی ترکیب سے سیرابی کی ترکیب بہتر معلوم ہوتی ہے کہ جسکے ذریعہ سے درخون میں ایسی قوت آجاتی ہے کہ عیا کھ اور جیٹھ کی سختی کو بآسانی برداشت کر لیتے ہیں۔ اور ان گرمی کے مہینوں میں سایہ کے طلبگار نہیں ہوتے ہیں۔

کبھی نئے نصیب شاہ درخون کو زیادہ تری اور خاص کر کچھ بھی مضر ہوتی ہے۔ خاص کر آسن۔ کالک کے زمانہ کی تھوڑی الامکان کچھ بڑے دفع کرنے کا سامان کرنا چاہئے۔ ایسی صورت میں تھالوں کی ٹی کا بدلنا ضرور ہو جاتا ہے۔ ورنہ درخت کی جڑیں کثرت رطوبت متعفنہ کے باعث سڑ جاتی ہیں اور درخت خشک ہو جاتا ہے۔

واضح ہو کہ بہت سی حالتوں میں استحقاق کے لئے یا عمدہ پختہ چار دیواری یا

سلہ واضح ہو کہ جس ملک میں سردی کی شدت ہوتی ہے وہاں سایہ کرنا ضروریات سے ہے کہ وہاں کے ملکوں میں سردی کی باعث بارشیں انی ملکوں کے سخت ہوتی ہے۔ اگر آم کے نئے درخون پر سایہ نہ کیا جاوے تو درخت بالکل تلف ہو جاتے ہیں۔ بخلاف گرم ملک کے کہ جہاں درخون کو سایہ کی حاجت نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً صلیع شاہ آباد پٹنہ و مونگیر وغیرہ وغیرہ جو قسمت برنگالہ میں واقع ہیں۔

مضبوط گلندازی درکار ہوتی ہے۔ معقول احاطہ ہونے سے سیلاب وغیرہ کا خارجی پانی نہیں آسکتا ہے۔ بعض سیلاب کا پانی ایسا خراب ہوتا ہے کہ سن رسیدہ درختوں کو بھی خشک کر ڈالتا ہے۔ نو عمر درختوں کا مر جانا تو ایک بات ہے۔ معقول احاطہ کے ہونے سے درخت چرندون کی ضرر رسانی سے بھی امن میں رہتے ہیں۔ باغ کے بے قید ہونے سے بیل۔ بکری وغیرہ درختوں کی صفائی کر ڈالتے ہیں۔ بکری کو خاص کر باغ سے عداوت ہوتی ہے۔ اس جانور کے ہنہ میں درختوں کے واسطے ایسا زہر قاتل ہوتا ہے کہ جس شاخ تک اوُس کا منہ پہنچتا ہے وہ شاخ رفتہ رفتہ بالکل پوسیدہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی سرسبز نہیں ہوتی۔ لازم ہے کہ جنوقت بکری کسی شاخ سے منہ لگائے فوراً وہ شاخ دو تین دنوں میں موضع آفت رسیدہ کے نیچے تیر چاقو سے کاٹ ڈالی جائے ورنہ درخت یقیناً برباد ہو جائیگا۔

فصل دہم در معالجہ تقویت و تغذیہ درختان بسیل تجربہ اہل ہند

واضح ہو کہ آم کے درختوں کو چند طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے یا درخت خشک ہو جاتے ہیں یا اون کے نمومین فرق آجاتا ہے یا قوت ثمرہ اوکی نقصان ہوتی ہے۔ یا اون کے ثمرے ذائقہ اور ریشہ دار ہو جاتے ہیں۔ یا اون کے ثمرے مراد پر آنے کے قریب پھٹ جاتے ہیں۔ اور اون کے ثمرے میں نیچگی کے وقت کڑک پڑ جاتے ہیں۔

کم عمر درخت اکثر دو عارضہ سے ہلاک ہوتے ہیں ایک یہ کہ اون میں یا باہنیا لگ جاتی ہے یا اون کے پتے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ باہنیا ایک قسم کا کڑا ہے جو درخت مر رہنے کے تمام برگ و شاخ میں رفتہ رفتہ چھا جاتا ہے اور درخت کی ربطوت صحیحہ جذب کیا کرنا ہے۔

یہاں تک کہ اول تو پتے درخت کے خزان کر جاتے ہیں اور بعد ازاں خود درخت بد شکل ہو کر مر جاتا ہے۔ جس درخت کو یہ عارضہ لاحق ہوتا ہے اوس درخت پر سیاہ رنگ کے چونٹے اکثر بہ کثرت نظر آتے ہیں۔ ان چونٹوں کو درخت سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ یہ چونٹے اون کپڑوں کے کھلنے کو درختوں پر پھرا کرتے ہیں۔ اس طرح پانے کی وجہ سے پتے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سیاہی پتوں کی پانی سے دعویٰ جانے پر بھی نہیں جاتی ہے۔ اور کبھی کبھی اس سیاہی کی بیماری والے درخت پر بھی چونٹے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دونوں عارضے نوعمر درختوں کے قاتل ہیں۔ اگر کچھ عرصے تک اپنی حالت پر یہ عارضے رہ گئے تو درختوں کی موت یقینی ہے اور اگر کسی وجہ سے زندہ بھی رہے تو اونکے نمونین خلل عظیم لاحق رہتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ باجھنیا اور سیاہی کے عارضے بیک وقت لاحق ہوتے ہیں اور درخت بیمار کو جلد ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

ان عارضوں کا علاج یہ ہے کہ جس وقت کسی درخت میں کوئی ان دونوں عارضوں سے دریافت میں آوے تو باغبان کو لازم ہے کہ بلا لحاظ فصل کے ایسے مریض درخت کے پتے اور شاخ کو اوس قدر جہاں تک کہ مرض ہائے بالاکا اثر محسوس ہو چونٹے کے پانی سے اوس طرح خوب پوچھا کرے جیسا کہ عموماً دیواروں پر سفیدہ کرتے ہیں۔ اس ترکیب سے باجھنیا اور سیاہی دونوں دفع ہو جاتی ہے۔ اور درخت ان مریضوں کے ازالہ کے بعد بالیدہ ہونا شروع ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ آسان اور قوی العمل ان عارضوں کا کوئی دوا علاج نہیں ہے۔

بعض اشخاص باجھنیا اور سیاہی کے دفع کرنے کے لئے درخت مریض کی شاخ اور پتوں کو نیل کے رنگے ہوئے موٹے کپڑوں سے پوچھتے ہیں۔ مگر اس ترکیب کا نہ اتنا اثر قوی ہے اور نہ اس طرح کی مالش تردد سے خالی ہے۔ ہر روز کی مالش سے درخت

کے پتے خراب ہو جاتے ہیں۔ اور شاخوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ لیکن اندرونی علاج (یعنی کھاد کے ذریعہ سے) جسکا ذکر اس فصل میں آئندہ آئیگا اس چوٹے کی ترکیب کو بہت معین ہوتا ہے۔

باجھنیا اور سیاہی کے علاوہ ایک عارضہ آم کے درخت کو یہ بھی ہوتا ہے کہ درخت بیک بیک یا خشک ہو جاتا ہے یا ہوا سے تیز بین گر جاتا ہے اور سوقت او سکی بیماری کا حال کھلتا ہے۔ مگر جو درختوں کی بیماریوں سے مطلع ہیں پہلے ہی سمجھ جاتے ہیں اور از الہ مرض کی طرف کوشاں ہوتے ہیں۔ اس طرح کے بیمار درخت کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ او س درخت سے سرخی مائل پانی بہتا رہتا ہے۔ لازم ہے کہ باغبان جسوقت کسی درخت سے سرخی مائل پانی آتے دیکھے فوراً او س جگہ سے تیز چا قولیکر درخت کو چھیلنا شروع کرے۔ چھیلنے ہی میں جلد جو ف معلوم ہوگا۔ آخر چھیلنے چھیلنے ایک بڑا کیڑا نظر آئے گا۔ کسی درخت سے دو کیڑے اور کسی سے چار کیڑے نکلیں گے۔ فوراً او س کیڑے کو درخت سے دور کرے اور درخت کے زیادہ چھیلے جانے سے خوف نہ کرے۔ اگر خوف کرے گا تو بعض حالت میں یہ کیڑے نہیں ملیگا۔ اور دستور اس کیڑے کا یہ ہے کہ اعلیٰ سے اسفل کی طرف اندر اندر درخت کو کھاتا ہے۔ اور جب کھائے کھاتے جڑ کو پہنچ جاتا ہے تو درخت مردہ ہو کر خشک ہو جاتا ہے یا جڑ سے اوکھڑ کر گر جاتا ہے۔ نوجوان درختوں کو یہ عارضہ اکثر لاحق ہوتا ہے اور باغبان کی غفلت و کاہلی سے موجب ہلاکت درختوں کا ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ درخت کے پتے سبز رہنے کے عوض ہمیشہ زرد رنگ رہتے ہیں۔ یہ زردی درخت کی کمزوری اور علالت سے خبر دیتی ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ نیل سیٹھی نیل کے کارخانوں سے منگا کر ایسی درختوں کی جڑ میں دی جائے۔ تھوڑے عرصہ میں درخت کے پتے سبز ہو جاویں گے اور

درخت کی کمزوری جاتی رہیگی۔ اگر میل کی سبھی نسلے تو باغبان کو لازم ہے کہ کب قدر نیل کو سفوف کر کے گڑ میں شامل کر کے اور پانی میں گھول کر دو مہینے تک ہفتہ وار درختوں کو سیراب کیا کرے۔ اندر دو مہینے کے پتے نہایت سبز ہو جائینگے اور درختوں کی مردنی بالکل جاتی رہیگی۔

سین رسیدہ درختوں کو باندے کا عارضہ اکثر لاحق ہوتا ہے۔ باندہ عبارت ہے ایک قسم کی نباتی روئیدگی سے جو درختوں کی شاخوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اصل درخت کے پتوں سے دوسری قسم کی پتی نکالتی ہے اور اصل درخت سے تغذیہ پاتی ہے اور رفتہ رفتہ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ تمام درخت پر پھیل جاتی ہے اور درخت کو ضعیف کر ڈالتی ہے۔ لازم ہے کہ باغبان اس روئیدگی کے دفع کرنے میں فوراً کو شان ہو اسکا علاج یہی ہے کہ آرٹھی سے اس روئیدگی کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔ اگر اصل درخت کی شاخ بھی کب قدر کٹ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر باندے کا دفع ہونا نہایت امر ضروری ہے اکثر تاخیر یہ کار اس مرض کو ازالہ میں غفلت کرتے ہیں اور اسکی غفلت سے آخر کار درخت خراب ہو جاتا ہے۔

کبھی درختوں کے نمونین بھی نقصان لاحق ہو جاتا ہے۔ سبب مرض کو درخت کرنا چاہئے اور بعد ازان ازالہ سبب کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ ازالہ سبب سے ازالہ مرض ہوتا ہے۔ نمونین خلل لاحق ہونے کے بہت اسباب ہوتے ہیں مثلاً کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود زمین میں بالیدہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ جب زمین میں سنگریزوں کی آمیزش ہوتی ہے۔ یا درخت پر کسی قسم کا خارج سے صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ یا سیرابی معقول اور کافی طور پر نہیں کی جاتی ہے۔ بہر حال نامیہ کی افزائش کے لئے بلکہ ہر قسم کی تقویت کے لئے لازم ہے

لے دیکھو نقشہ آلات باغبانی کو

کہ درخت کی جڑ میں برادہ استخوان دیا جائے۔ اگر برادہ آہن کی آمیزش کی جائے
تو اور بھی بہتر ہے۔ عموماً برادہ استخوان درخون کے حق میں نہایت مفید ہے۔
مگر برادہ آہن کا شمول زیادہ تر نفع بخش ہوتا ہے۔ تقویت و تغذیہ کے علاوہ
برادہ آہن کے شمول سے پھل دیر با شیرین۔ لذیذ اور بے ریشہ ہوتا ہے۔ اور مقدار
ثمر میں بھی اضافہ ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر باغ کی زمین کو خود اس کے طور پر
کی ایسی صلاحیت حاصل ہے کہ کسی قسم کی خارجی تقویت کی حاجت نہیں رکھتی
ہے تو واقعی یہی ہے کہ تقویت یا اصلاح کی حاجت بھی نہیں ہے۔ معمولی گون
اور سیرابی سے درخت بالیدہ ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کی کھاد وغیرہ کی ضرورت
نہیں ہوتی ہے۔ مگر بیشتر اراضی ایسی ہوتی ہے کہ جسکو خارجی تقویت کی حاجت
رہتی ہے اور درخون کی بالیدگی و استغناء صحت وغیرہ کے لئے معقول ترکیبیں
درکار ہوتی ہیں۔ پس منظر اطلاع عام نسخہ ذیل درج کتاب نہا ہوتا ہے۔ جس سے
درختان ابدہ کو اسام فوائد مترتب ہو سکتے ہیں۔ اور وہ نسخہ یہ ہے۔

تمباکو ۱۰ ہینک کھلی سرف مٹی نیلی کے کو لھوکی گڑا

سب کو خم میں ابدہ اے انھن میں پانی دیکر چھوڑ دین کہ نصف پوس تک سڑ جاوے
بعد ازان ہر درخت کی جڑ میں بقدر انداز عمر درخت ان سڑی ہوئی اجزائے کب قدر
دیا جائے کسی حال میں ایک سیر سے زیادہ نہیں دینا چاہئے تاکہ درخت بہت قدیم
ہو اور زیادہ تقویت و تغذیہ کی حاجت رکھتا ہو۔

بیمار اور صحیح دونوں طرح کے درخون کے واسطے یہ نسخہ نہایت نفع بخش ہے۔ انہی

سے واضح ہو کہ سابق میں لکھا جا چکا ہے کہ کاربن سے درخون کا تغذہ ہوتا ہے۔ نسخہ بالا کے استعمال سے جو تغذیہ
کی صورت ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کاربن کا سامان اجزائے نسخہ مذکورہ سے ہوتا ہے۔ محام ایسا خیال
کرتے ہیں کہ گڑ کے شامل کرنے سے ثمر میں شیرینیت آتی ہے کہ اس کے گڑ ایک شیرین شے ہے یہ غلط

اور ضعیف کو زیادہ تر اسکی حاجت ہوتی ہے۔ اس نسخہ کے استعمال سے (تمام) کرم مر جاتے ہیں۔ درختوں کو عجیب بالیدگی اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اون کی قوت مشمرہ بڑھ جاتی ہے۔ اون کے ثمر میں ذائقہ داری اور بے ریشگی پیدا ہوتی ہے۔ اور پہلے مراد پر آنے کے وقت نہ بھٹ جاتا ہے نہ اوس میں کیرٹے پیدا ہوتے ہیں۔ ہر شائق کو لازم ہے کہ سال میں ایک بار ہر درخت کو اس نسخہ کے استعمال سے نفع پہونچانے کا سامان کیا کرے۔ بہت لوگ موے کا سفیل دیتے ہیں مگر رقم الحروف کو بہ کھاد پسند نہیں ہے۔ نسخہ بالاسے کوئی نسخہ استحفاظ صحت و تغذیہ درختان کے واسطے بہتر نہیں ہے۔ اس نسخہ کے علاوہ اگر برادہ استخوان سے بھی اعانت کی جائے تو اور بھی بہتر متصور ہے۔

ایک ترکیب درخت کو مشمر کرنے کی یہ بھی ہے کہ جب معلوم ہو کہ کوئی درخت ثمر نہیں لاتا ہے یا دوسکا پھول گر جایا کرتا ہے۔ یا حسب مراد بارور نہیں ہوتا ہے تو چاہئے کہ دو تین عینے قبل پھول دینے کے درخت کے تنے میں اوس مقام پر جہاں سے موٹی موٹی شاخیں شروع ہوتی ہیں ایک یا دو میخ آہنی ٹھونک دین۔ اگر دو میخیں ٹھونکی جاوین تو ایک ہی جگہ پر دونوں کو نہیں ٹھونکنا چاہئے۔ ایک کو وسط میں اور ایک کو اوس سے نیچے اوتر کر۔ اور اگر درخت بہت کلان ہو تو ایک میخ درخت کی جڑ کھود کر سب میخیں ٹھونک دینا چاہئے۔ اور بڑے بڑے سنگ چند عدد شاخوں سے مضبوط رستیوں میں باندھ کر آویزان کرنا چاہئے۔ اسکا پھل ہو گا کہ جب خیال ناواقفیت علم کسٹری کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ جسد رکابین گرٹین ہے اوس قدر مٹے ہوئے برگ و شاخ نورستہ اشجار میں ہوتا ہے۔ یعنی گڑ کے عوض اگر بوسیدہ برگ و شاخ نورستہ کا جزو نسخہ میں داخل کیا جائے تو یہ کھاد دہی فصل پیدا کرے گی جو گرٹیدہ کرے گا۔

پھول لائیکانہ ہوگا تو سخت پھول لاکر حسب مراد باور ہوگا غلام را یہ ترکیب نامعلوم ہوتی ہے
مگر تجربہ سے اس ترکیب کی عمر لگائی ثابت ہو چکی ہے یہ ترکیب انگریزی نہیں ہے ہندوستانی باغبان
جو فن باغبانی میں دخل رکھتے ہیں اس ترکیب سے واقف ہیں اب اس ترکیب کے قوی اصل ہونیکے
وجہ سمجھنا چاہئے

واضح ہو کہ تمام درختوں کے لئے ایک زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ اس زمانے میں عرق شجر اعلیٰ کی طرف
معدود کرتا ہے اس عرق شجر کی بجائے ہوتا ہے کہ درخت پھول لاتے ہیں اور حسب مراد پھول پڑھتے
لیکن قبل از وقت اگر عرق شجر پھر اسفل کی طرف اترنا شروع کرے تو درخت کی شاخیں پھیل
نہیں باقی رہنے عرق شجر کے جو شش پر نہیں آسکتی ہیں اور پھول پھل نہیں لاسکتی ہیں جتنے درخت کہ
حسب مراد پھل نہیں لاتے ہیں ان کی کوئی اور سبب نہ ہو تو ان کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ عرق شجر بعد عرق
قبل از وقت اترنا شروع کرتا ہے اور شاخیں بے مادہ ہو کر پھول پھل لانے سے محروم ہو جاتی ہیں
پس ایسے درختوں کے منتر کر نیکی واسطے لازم ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کیا دے کہ بعد عرق کے قبل
از وقت عرق شجر اسفل کی طرف اترنے نہ پاوے جب اترنے نہ پاوے گا تو شاخیں پراوہ ہونیکے
باعث پھول پھل دینگے پس ترکیب بالا کی کار بندی سے عرق شجر بعد عرق کے فوراً اترنے نہیں
پاسکتا ہے بدین وجہ کہ پھروں کے وزن سے شاخیں چھل رہینگیں اور عرق شجر آخر حصہ کی طرف
شاخوں کے مائل رہیگا اس طرح میخین مانع سیلان عرق شجر ہوگی بدین وجہ کہ تقاضا
آہن انجام دے آہن کے اثر سے عرق شجر غلیظ ہو جائیگا جس باعث سے اسفل کی طرف عرق
شجر سرعت کے ساتھ نہیں اتر سکیگا بالمشعر ان سبب باتوں کا یہ نتیجہ ہوگا کہ شاخوں میں
بہ نسبت موجود رہنے عرق شجر کے مادہ موجود رہیگا اور شاخیں پھول پھل حسب مراد لاوینگیں۔

فصل یازدہم اسل یورپ کے طریقہ تقویت و تغذیہ اشجار و بہان میں

واضح ہو کہ آم کا پیوندی درخت پانچ برس میں با مراد پھل دینے لگتا ہے اور اس عمر

پہل دینے سے درخت کو کوئی ہرج نہیں پہنچتا ہے لیکن بعض درخت درمیان میں
 اور پانچ سال کے پہل دینے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں مگر اس قوت کے درخت
 کم ہوتے ہیں کم عمر درخت سے پہل لینا درخت کو ضائع کرنا ہے بہترین طریقہ یہ ہے کہ
 پانچ سال تک پہل لینے میں انتظار کیا جائے اور جب تو عمر درخت پھول دے جسکو اس
 ملک میں مگر اور منجر کہتے ہیں تو لازم ہے کہ ٹکڑا لگنے کے قبل اسے توڑ دیں لیکن توڑنے
 سے بھی کبھی ضرر منسوب ہے اس واسطے کہ توڑنے کے وقت جو عرق نکلتا ہے وہ بھی کھینچ
 درخت کو ضعیف کرتا ہے اس لئے سب سے بہتر طریقہ پھول کے روکنے کا یہ ہے
 کہ دو مہینے قبل پھول آنے کے درختوں میں پانی دیا جائے جس کے سبب سے درخت کی
 حرارت کم ہو جائیگی اور درخت پھول نہ بگاڑے درختوں کو بھی پھول دینے کے قبل سیراب
 کر دینے کے باعث پھول نہیں آتا ہے اس لئے جس درخت سے کہ پہل لینا ہو اسکو
 پھول آنے کے زمانہ کے کچھ روز پہلے سیراب کرنا نہیں چاہئے یعنی ابتداء سے مارچ سے
 سیرابی بالکل موقوف کر دینا چاہئے تاکہ درخت میں حرارت موجود رہے اور درخت
 پھول دے سکے اکثر نا تجربہ کار بموقع درختوں کو سیراب کر دیتے ہیں جبکہ نتیجہ یہ ہوتا ہے
 کہ درخت عدم حرارت سے پھول نہیں دیتا ہے اور پہل سے محرومی نصیب ہوتی ہے۔
 آم کے بارور کرنے کا یہ عمدہ ترین طریقہ ہے کہ ماہ نومبر میں درختوں کے تھالوں کو
 کوڑا لٹین اور اون کی جڑوں کو تین چار سہفتہ تک کھلی رکھیں تب جڑوں میں خوب
 لکھا دھو دیں اور نی مٹی سے اسے چھپا دیں پھر ماہ اپریل میں رقیق کھاد سے جڑوں کو
 تر رکھیں۔

آم کے درخت ہندوستان کی اکثر جگہوں میں فروری اور مارچ میں پھول لگتے ہیں
 مگر پنجاب میں دیر لگتی ہے جب پھول آتا ہے تو سہفتہ دو سہفتہ تک ایک خاص قسم کی خوشبو
 آم کے باغوں میں ہوتی ہے بلکہ ماہ نصف ماہ مئی میں آم پکنے لگتا ہے مگر دلی کے

اوتر جون جولائی میں پکنا شروع ہوتا ہے شملہ کے اوتر کے پہاڑوں میں ستمبر تک
نہیں پکنا ہے پہاڑی آسمون کی شکل ناشپاتی کی سی ہوتی ہے ان ناشپاتی ٹالگوں
دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے آسمون کی اصل جاسے پیدائش کوستان ہے
جہاں ناشپاتی کثرت سے پیدا ہوتی ہے -

آسم کی گٹھلی میں بہ مقدار کثیر گوند اور کساؤ کا جزو ہوتا ہے چمڑے اور مسندھی میں
تل کا جزو موجود رہتا ہے جسکو آم کا ٹرینٹائن (Serpentine) تل کہتے ہیں
اور نئے سرخ رنگ کے پونکے رس میں سکفورک ایسڈ (Sulphuric
acid) کا جزو درہتا ہے ان اجزاء کو بہ کثرت پیدا کرنے کے لئے نسخہ ذیل کو
استعمال کرنا چاہئے جسکے ذریعہ سے درخت خوب بالیدہ اور حسب مراد بارور ہوگا

نسخہ کھاؤ

سرخ چھلنی چھاننا ہوا چونا شورہ کیس کھلی سرف کھلی کو
سفوف کرنا چاہئے اور تھوڑا تھوڑا کر کے چوے میں ملانا چاہئے پھر شورے کو مسکر
اڑائی سرخنی میں شامل کرنا چاہئے بعد ازاں اوپر سے تھوڑا پانی دیکر خوب آمیختہ کرنا اور کچھ
جب یہ سوکھ جائے تب اس سرخی اور شورہ ملے ہوئے مرکب کو چوے کے ساتھ ملانا
چاہئے جب یہ سوچکے تب ایک گھڑے سرد پانی میں کیس کو آمیختہ کرنا چاہئے بعد ازاں
اس کیس ملے ہوئے پانی کو اجڑے بالا پر تھوڑا تھوڑا چھڑکنا چاہئے کہ سب نم ہو جائے جب
سب اجزاء خوب مرکب ہو جائیں تب اس مرکب کو دو مین روز سایہ میں چھوڑ دینا چاہئے
تاکہ مزاج پکڑے جب یہ مرکب مزاج پکڑ چکے تب چھ حصہ گھوڑے کی لید یا پھیری یا کربوئی
مینگنی اور ایک حصہ اس مرکب کو درختوں کی جڑوں میں ڈالکر مٹی سے چھپا دینا چاہئے دوسرے
روز دس بجے اور دو بجے کے درمیان پانی دینا چاہئے اور بعد ازاں ہفتہ وار پانی دینا
درکار ہے مگر اسقدر نہیں کہ کچھ ہو کر زمین سرخا دے جب درخت پُرانا یا باغ ہو تو جس قدر

وزن ترکیب بالامین لکھا گیا ہے سب ایک درخت میں دینا چاہئے ورنہ جیسا درخت ہو اس
انداز سے دینا مناسب ہوگا جب درختوں میں بھول آوے تو تھوڑا تھوڑا پانی درختوں کی
جڑوں میں دینا چاہئے کسی حالت میں تین گہرے پانی سے زیادہ نہو جب پانی برسے تب پانی
دینا بھی موقوف کر دینا چاہئے اور جب زمین پھر خشک ہو جائے تب بطور سابق کے پانی
دینا درکار ہے درختوں کو کھاد کی ضرورت ہر سال ہوگی مگر جس قدر کہ سال اول دیا جائے
اوسکا چھٹا یا آٹھواں حصہ ہر سال کے لئے کافی ہوگا جب درخت پھل نلاے تو سمجھنا چاہئے کہ اوس
کھاد کی حاجت ہے اور کھاد میں کمی نہیں کرنا چاہئے اس نظر سے کہ آئندہ سال سو مہین
درخت پھل لانے میں کمی نہ کرے بلکہ دوسرے ہی سال انفقائے سال اول کے بعد
جس میں نسخہ بالا کے مطابق کھاد دی جا چکی ہے رقیق کھاد بطور ذیل دینا چاہئے

نسخہ کھاد رقیق

چونا شورہ کیس پانی پہلے شورے کو ایک ناند میں رکھیں اور اوپر سے پانی
سار دین جب شوحہ گہل جائے تب کیس کو لایین اور آخر میں چوے کو داخل کر کے سب کو
آئینہ کر ڈالیں جب یہ مرکب تیار ہو جائے تو گہلی ہوئی جڑوں میں ڈال دین ان سب کی کو
نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر سال درخت حسب مراد پھل لائگا اور ہر طور کا نفع عظیم بھی حاصل ہوگا شاید
لازم ہے کہ ان اخراجات سے نہ ڈرے جس قدر خرچ ہوگا اوسی حساب سے نفع عظیم بھی حاصل
ہوگا اکثر لوگ باغ لگاتے ہیں لیکن نہ درختوں کی حفاظت کرتے ہیں اور نہ اوکلی تقویت
اور تنقید کا سامان کرتے ہیں اور جب اوکے باغوں کے درخت حسب مراد پھل نہیں لاتے تو
درختوں کا شکوہ اور اپنی بد قسمتی کا گلہ کرتے ہیں مگر وہ خویش آید پیش -

جب مگورے لگ چکیں تب لازم ہے کہ درختوں کی سیرابی معقول طور سے کی جائے یعنی
تین روز درمیان دیکر چوتھے روز درخت سیراب ہوا کریں اس سیرابی سے یہ فائدہ حاصل
ہوگا کہ مگورے مضبوط ہونگے اور پیش کے اثر سے محفوظ رہیں گے اور ہوا کی تیزی سے زیادہ

نہ گرینگے اس وقت کی سیرابی سے آم کی سٹہی میں فوت آجانی ہے ہٹکورے جلد بڑھتے ہیں۔
فصل دوازدهم بیان استحفاظ اشمار و طریقہ مگرگیری و طریقہ بخت یعنی
 جس وقت ہٹکورے کوڑی برابر کے ہونے لگیں اس وقت سے لازم ہے کہ اونکی نگاہداشت شروع
 ہو ٹکورے لگتے ہی طوطوںکی آمد درختوں پر شروع ہوتی ہے یہ جانور جس طرح امرود وغیرہ کا بڑا
 دشمن ہے اوسی طرح آم کے پھلون سے بھی اسکو عداوت ہے ٹکورے کے زمانہ سے پکنے
 کے زمانہ تک یہ جانور پھلون کو ضائع کیا کرتا ہے سب سے پہلے آم کا پھل بھی جانور نقصان
 کرتا ہے اگر ایک پھل کھاتا ہے تو میں پھل کا ٹکڑا دیتا ہے جب ٹکورے اور بڑے ہو جاتے ہیں
 تب گھہری کی فوج درختوں پر حملہ کرتی ہے اور طوطوںکی تاراجی کی شریک ہو جاتی ہے ایسی
 گھہری کے ساتھ کوٹے کی بھی یورش شروع ہوتی ہے اور جب پھل کچھ اور بڑے ہو جاتے ہیں
 تب موکھا اور کوئل اور غوغائی بھی مال غنیمت سمجھ کر پھلونکو کھانا شروع کرتے ہیں جب آم
 پختگی پر آتا ہے تب شغال کا لشکر بھی آپہنچتا ہے لیکن چونکہ یہ جانور درخت پر چڑھ نہیں سکتا اسلئے
 صرف اون پختہ آمونکو کھاتا ہے جو ٹکڑے زمین پر گر جاتے ہیں یا یہ کہ نیچے کی شاخوں میں پکے ہوئے
 لگے رہتے ہیں اس وقت میں ایک اور جانور صحرائی بھی آپہنچتا ہے کہ جسکو اس دیار واک
 مویش بلاؤ کہتے ہیں یہ جانور بلی کے قہ کا ہوتا ہے اور دم اسکی بہت لمبی ہوتی ہے یہ
 جانور گوشت خوار ہے اور جب اسکو موقع ملتا ہے تو بھڑ اور مرغ کو کثرت سے ضائع
 کرتا ہے چونکہ یہ جانور درخت پر بھی چڑھ سکتا ہے اس سبب سے باعتبار شغال کے
 زیادہ ضرر رسان ہوتا ہے جس درخت پر چڑھ جاتا ہے اوسکے پھل بہت کاٹ کاٹ کر
 گر دیتا ہے اور جس قدر پختہ اشمار پاتا ہے کھاتا ہے بادانت مار کر خراب کر دیتا ہے شب کے
 ضرر رسان جانور وغیرہ زیادہ تر قابل لحاظ ایک قسم کا بڑا شبیرو ہے جسے اس ملک میں
 بادور کہتے ہیں اس جانور کی یہ عادت ہے کہ ایک درخت سے اور دوسرے درخت پر
 جاتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے اوس قدر پھل کاٹ کر گر دیتا ہے اور باغ کا باغ غارت

کردالتا ہے جن اطراف میں یہ جانور رہتا ہے وہ ان پہلوں کا حسب مراد نصیب ہوتا ہے
 ہوتا ہے یہ شہرہ کلان دکو درختوں سے آویزان رہتا ہے اور شام ہوتے
 نلغ وزغن کی طرح اڑتا ہے اور باغوں میں آہوچتا ہے جس درخت پر یہ رہتا ہے
 وہ ان اسکی جماعت ایسی بہاری ہوتی ہے کہ وہ درخت اسکی کثرت سے گویا چھپا ہوا معلوم
 ہوتا ہے شام کے وقت جماعت کی جماعت چرائی کے لئے پڑاں ہوتی ہے اور باغوں پر
 آفت لاتی ہے علاوہ ان مزر رسان جانوروں کے چند اقسام کے کٹرے بھی ہیں جو
 پہلو نکونیش مار کر خراب کر دیتے ہیں ان کیڑوں میں سے بھر اور سورچہ سیاہ میں جو پہلو
 ضائع کرتے ہیں ان آفات سے پہلو نکو بچانے کے لئے لازم ہے کہ ٹکورا لگتے بقدر ضرورت
 آدمی از قسم باغبان وغیرہ نگہداشت کے لئے تعین کئے جائیں جو بندوق اور غلیل اور
 تاشہ وغیرہ کے ذریعہ سے موذی جانوروں کو پہلا تے رہیں جہاں تک ممکن ہو درختوں پر
 جال ڈالے جائیں اور ہر درخت سے ٹاڑ کے خشک پتے لٹکائے جائیں اور اوس میں
 رستیان باندھے جائیں جبکہ کٹر کھڑانے سے وحوش اور طیور جو آم کو خراب کرتے ہیں
 مفور ہو جائیں اکثر بندوق سے کوئے مار کر درختوں سے لٹکائے جائیں کہ عموماً اقسام
 طیور کو عجزت ہو جا بجا شغال بھانے کے پھرے اور ڈھیرپ لگائے جائیں جس سے شغال کی
 یورش کم ہو کیڑوں سے پہلو نکو بچانے کے لئے جس قدر ممکن ہو پہلوں پر ٹاٹ کی تیلیاں
 چڑھانی جائے اگر ٹاٹ کی تیلیاں ممکن نہ ہوں تو مٹیوں کو چاروں طرف سے لپیٹنا چاہئے
 محافظین کو لازم ہے کہ شب بیداری کریں اور جس قدر ممکن ہو اوس قدر لالینین
 باغ میں روشن رکھیں کہ جبکہ ذریعہ سے رات کے جانوروں کو وحشت پیدا ہوگی اور
 محافظین کو نگہبانی میں آسانی ہوگی اور جو پہل کہ شب کو گرینے فوراً چٹے جاسکیں گے
 اور شغال کے منہ میں پڑنے سے بچیں گے۔
 واضح ہو کہ امور بالا کی تعمیل غیر فصل آموں کی نگہداشت میں ضروری متصور ہے اگر ان

امور کی پابندی نہ ہوگی تو اگست یعنی بہاؤن کے مہینے کے آمون کا دستیاب ہونا دشوار ہو جائیگا ظاہر ہے کہ بہاؤن کے مہینے میں بعض ہی باغون میں آم رہتے ہیں اس وجہ سے جس باغین آم رہتے ہیں وہیں تمام اطراف کے جانور رجوع ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں زیادہ تر نگاہداشت کی حاجت ہوتی ہے اسی پر آسین اور کانگ کے آمون کو بھی تصور کرنا چاہئے۔

درختوں سے اثمار قبل از وقت نہیں توڑے جاوین یعنی جو آم جس زمانہ میں مراد پر آتا ہے اوس زمانہ میں اوسکو توڑنا چاہئے قبل از وقت توڑنے سے نہ صرف پہل بدبزہ اوترتا ہے بلکہ اوسکا درخت بھی کمزور ہو جاتا ہے نا تجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہیں کہ ہتھیا آمون کو جیٹھ یا اسارٹھ کے آمون کے ساتھ توڑ لیتے ہیں پھر اوسکی بد مزگی کی شکایت کرتے ہیں چنانچہ راقم الحروف نے ایک صاحب باغلو تک وقت مختلف اقسام کے پہلو کو نصف جون میں توڑ لیتے دیکھا ہے اس ناپسندیدہ کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ فجری اور رازھی اور میر جعفر شاہ وغیرہ کے پہلو کو لوگ عرصہ تک پالمین رکھا کئے اور جب نہ پک سکے تب انکو بیل کی طرح دیوان دیکر پکانا چاہا اسپر بھی جب نہ پکے تو آمون کا تصور سمجھ کر آپس میں یہ کہنے لگے کہ سوائے میٹھی اور میٹھو کی جسقدر آم کے درخت اوس باغین میں سب مہل اور کاٹ ڈالنے کے قابل ہیں۔ لیکن اگر یہی آم اپنے وقت تک درختوں میں رہتے تو مراد پر ہو چکر اپنا پورا لطف دکھلائے مختصر یہ ہے کہ قبل از وقت آمون کا توڑنا ایک اعلیٰ درجہ کی حماقت ہے۔ میں مالکان باغ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر اپنے باغ کے پہلو کو کسی خریدار کے ہاتھ فروخت کریں تو اوس سے یہ بھی معاہدہ کر لیں کہ کوئی پہل قبل از وقت نہ توڑا جاوے۔ واضح ہو کہ پال پر آم کو رکھنے سے رطوبت کے خشک ہو جانے کے باعث آم کی قدرت شیرین اور دیر پا بھی ہو جاتا ہے۔

پال دیئے کا یہ طریقہ ہے کہ جب آم درخت میں کپنے پر آتا ہے تو اس وقت اس کو اس طور سے
 توڑتے ہیں کہ زمین پر گر کر صدمہ نہ اٹھائے جب توڑ کر گھر لے آتے ہیں تب سب
 پہلوؤں کو آب سرد سے دھو کر جالے محفوظ میں پیال کے درمیان انتظام سے رکھ دیتے ہیں
 دو چار روز میں پختہ ہو جاتا ہے اس ترکیب سے وہ آم جو جلد و تر کر بے لطف ہو جاتا ہے
 اوس میں بھی دیر پائی آجاتی ہے مثلاً بیسی آم جو فوراً مزے سے اتر جاتا ہے پال میں رکھ کر
 دیر پا ہو جاتا ہے پھر یہ آم کو بالو میں پال دینا چاہئے اس ترکیب سے بہت روزوں تک ٹھہر سکتا ہے
 اور خراب نہیں ہوتا ہے بلکہ بہتر آم کو خزانہ کے طور پر بالو میں رکھنا چاہئے اور جب خراج
 کرنا متصور ہو تو اس بالو سے نکال کر خراج کریں پال ایسی جگہ آم کو نہ نہیں دینا چاہئے
 کہ جہاں رطوبت ہو زمین یا فرش پر پڑے رہنے سے آم کی شیرینیت جاتی رہتی ہے اور
 فوراً آم سڑنے لگتا ہے۔

فصل سیزدہم در بیان آداب خوردن انہ

آم جیسا نفیس میوہ ہے اوسکی نفاست بطور نفیس ذائقہ کئے جانے سے ترقی کر جاتی ہے
 یوں تو بدتمیزی ہر حال میں معیوب امر ہے مگر بدتمیزی کے ساتھ آم کھانا نا اچھ فعل ہو جاتا ہے
 اہل فرنگ معاملات دسترخوان میں نہایت خوش تمیز ہیں اس میوہ کو بھی نہایت
 سلیقہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں عمدہ عمدہ چربان عمدہ عمدہ کائے عمدہ عمدہ چھے
 عمدہ عمدہ ظروف چینی و تقرئی اس میوہ کے لطف خاص کو افزون کر دیتے ہیں تمام
 ہندوستان میں ارباب مرشد آباد سے بہتر اس معاملہ میں زیادہ تر سلیقہ مند کوئی
 لوگ نظر نہ آئے اُنکے آموں کی دعوتیں ایسی ہوتی ہیں کہ شاید وہ بایہ اقسام ماکولات کے
 ساتھ اقسام طرح کے آموں کو تجویز کر کے ذائقہ کرنا اون کی عالی مذاقی سے خبر دیتا ہے اول تو
 اون کے ملازم اون کو اس طور پر جلد جلد چیلتے ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے گویا کسی کل پر آم چیلے

چارہ ہے مین ہر طرف سے برابر چھلک رہی خوبصورت اونکی شکل ہو جاتی ہے کہ گویا خراو سے
 ہر دانہ چھلک رہا ہو اور ترنا ہے کہ کہین فراز و نشیب کا اثر چلے ہو سے آم کی سطح پر پایا نہیں جاتا ہے
 اور پھر فاش بھی اس انداز سے تراشتے مین کہ اگر چاہیں تو ایک آم سے دس جانین
 دسترخوان کو برابر ذائقہ کرا دیں اسقدر نفاست سے چھلنا اور نفاست سے حاضرین تھوکنے
 آگے پیش کرنا اور نفاست سے ذائقہ کرا کر کسی دوسرے ملک کے خدام نہیں جانتے ۔
 سچ یہ ہے کہ ارباب لکھنوی جو عموماً بہت خوش سلیقہ مین آم خوری کے آداب مین
 ارباب مرشد آباد کے برابر نہیں معلوم ہوتے مین بہر حال خوش سلیقہ لوگ کم و بیش
 خوش سلیقگی کے ساتھ ہر شہر و دیار مین اس میوہ کو استعمال کرتے مین مگر خوش
 سلیقگی سے معذور مین آم کھاتے وقت اپنے کپڑوں کو اوس کے عرق مین رنگتے مین
 اور اونکی کپڑوں سے اوس کے عرق کی ہٹی جوتی جاتی ہے کہ شو نگا وہ جو کہ العظمیٰ
 چونکہ آم خود عمدہ میوہ ہے اس سبب سے ایسی بد سلیقگی کا اثر کھانے والوں کے مزاج پر نہیں
 ہوتا ورنہ ایسی بد سلیقگی کا تقاضا استفراغ مقصود ہے

واضح ہو کہ آم باعث بار مغز شیر و بے ریشگی کے مختلف اقسام کا ہوتا ہے بعض کا
 مغز نہایت بستہ ہوتا ہے جیسے فوجی بعض بہت خشک ہوتا ہے جیسے سوختہ اور بعض نہایت
 رقیق ہوتا ہے جیسے شربتی بعض کی بے ریشگی بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے جیسے فوجی
 اور الفاخر و بعض کی بے ریشگی کم درجہ کی ہوتی ہے جیسے والدہ اور مشہور ۔

پس جاننا چاہئے کہ چھری اور چچہ سے وہی آم کھانے کے قابل ہوتا ہے جس کا مغز خوب
 بستہ اور نہایت بے ریشہ ہوتا ہے جس آم مین شیرہ زیادہ ہو اور سکھ چھری چچے سے
 کھانا نہیں چاہئے اگر شیرہ نہایت رقیق ہے تو آم کا سر کاٹ کر ایک بار منہ سے لگا لینا
 خوب ہوتا ہے مگر بعض آم جن مین شیرہ اور مغز دونوں زیادہ سے مثلاً کالہا ہار
 تو اسے ٹانھوں سے کھانا مضائقہ نہیں رکھتا مگر اس آم کو تراش کر بلا ذائقہ

کرنا چاہئے کسواسطے کہ دیر کرنے سے کالا پہاڑ کا میسر میرہ ہو کر جلد بہہ جاتا ہے۔
 آم کھانا نیز کا وقت اہل بہت کے نزدیک طعام روز و طعام شب کے بعد مناسب ہے
 اکثر اہل ہند اس قاعدہ کے پابند ہیں۔ ہمارے منہ آم کھانا مضر جانتے ہیں مگر اتر کے
 ڈاکٹر جیکسن سول سرجن کہتے تھے کہ ہمارے منہ آم کا کھانا مفید ہوتا ہے چونکہ یہ میوہ سرخ اللحم
 اور نافع ہے۔ مہری دانست میں قبل از طعام بھی و بعد از طعام اس میوہ کا استعمال
 خالی از نفع نہیں ہے۔

آم کا مزاج گرم و تر ہے خون صالح پیدا کرتا ہے جید الکیموس ہے ارباب گردہ و بواسیر کو
 نہایت نافع ہے امرباہ میں بہت قوی ہے اور اگر سچ پوچھئے تو صبح المزاج کے واسطے
 بہترین غذائی قوت رکھتا ہے دل و دماغ و جگر تمام اعضا سے رتبہ کو اس سے
 قوت پہونچتی ہے اور سرخ اللحم ایسا ہوتا ہے کہ اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ جس کثرت سے
 یہ میوہ کھایا جاسکتا ہے اگر کوئی دوسرا میوہ کھایا جائے تو بد ہضمی کا ہونا امر یقینی ہے
 یہ میوہ نہ صرف خود جلد ہضم ہو جاتا ہے بلکہ اور غذا کو بھی اپنے ساتھ ہضم کر ڈالتا ہے
 واقعی یہ ہے کہ اس میوہ کی صفات شمار سے بیرون ہیں کسی میوہ کو اسکی برابری
 نصیب نہیں ہے۔

چونکہ اس میوہ میں کیتھدر حرارت ہے لازم ہے کہ فوراً درخت سے توڑ کر ذایقہ
 نہ کیا جائے بلکہ اسے پانی میں کچھ دیر تک چھوڑ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے خاص کر
 اوس زمانہ کے آم کو پانی میں چھوڑ دینا ضروری ہے کہ جینک بارش نہیں آتی ہے
 بعد یا آموں کو کھانے کے وقت دہو دینا کافی ہوتا ہے اس میوہ کا مصلح پانی
 اور برف کا پانی ہے اور اوپر سے شیر کا استعمال اسکا مصلح ہوتا ہے مگر آم
 اور اسکے اوپر برف کا پانی صاحب سلسل البول اور صاحب ذیابیطس کو مضر
 ہوتا ہے۔